

اندھیری شب ہے، جدا اپنے قافلے سے تو  
تیرے لیے ہے میری شعلہ نوا قدیل  
(تہان)

ترجمانِ فکر ہیں مکتب مولانا محمد امین صفت اداکار ڈوی

مکتبہ اسلامیہ مولانا محمد امین صفت اداکار ڈوی

مدیر

مولانا محمد الیاس

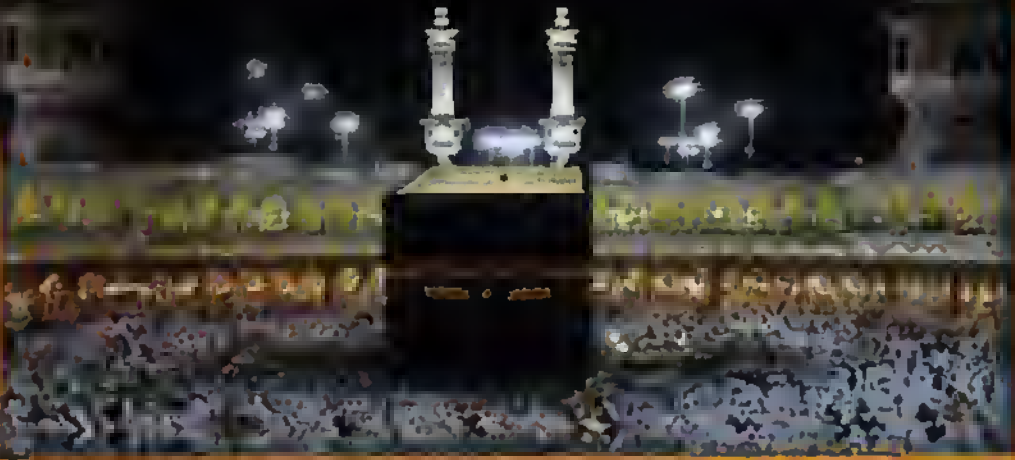
# قافلہ حق

جلد ۲ رجب المرجب، شعبان ۱۴۲۹ھ، رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ شمارہ ۳

★ ندائے قافلہ حق ★ ملفوظاتِ اداکار ڈوی

★ اکاذیب غیر مقلدین (زیر علیٰ نئی کے مزید دس جھوٹ)

★ راز کی باتیں ★ قافلہ بطل قافلہ حق کی طرف



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ





مدیر اعلیٰ کے قلم سے

عناصے قائلہ حق

## اربابِ علم کی خدمت میں!

آج سے کوئی ڈیڑھ پونے دو صدی قبل جب انگریزی اقتدار نے اپنا تسلط قائم کر لیا تو رفتہ رفتہ ملت اسلامیہ کے نظریاتِ مسخ کرنے، اخلاقی حالت کو برباد کرنے اور اسلام کا عظیم الشان طرزِ حیات تباہ کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہو گئے۔ مال و زر کی تجوریاں کھول کر روپیہ پیسہ پانی کی طرح اپنے مقاصد حاصل کرنے پر بہایا گیا حالات کے گرداب میں مستقبل کی دندلی سی تصویر دیکھ کر ملت کے پاسبان کچکا گئے اور بالا آخر اپنی خدا داد صلاحیتوں سے اپنی قوم کو اس آزمائش سے بچانے کی راہ ڈھونڈ نکالی۔ دارالعلوم دیوبند کی صورت میں ایک علومِ نبوی کا مرکز قائم کیا اور انگریزی نظریات و اسلام دشمن افکار کے پھیلنے کی تمام راہیں مسدود کر ڈالیں وطن عزیز سمیت دیارِ غیر میں علم و عرفان کے روشن چراغ فضاءِ دیوبند کی مسلسل محنت کا پتہ دیتے ہیں اس دارالعلوم میں جن داعیانِ حق کو پالا پوسا گیا انکی زندگی ایک مسلسل متحرک مشن نظر آتی ہے جن کا کوئی لمحہ بھی اپنے فرائض کی ادائیگی سے خالی نہیں ملتا ایک طرف اگر درس و تدریس ہے تو دوسری طرف درس قرآن سے عامۃ الناس کی نظریاتی تربیت دن کو اگر دعوتِ حق ہے راتوں کو شبِ زندہ داری کے کرشمے وہ تنہا پوری تحریک اور جماعت کی صورت تھی جس جگہ قیام فرمایا گرد و فواح کو شرک و بدعت اور ہر طرح کی خرافات کی اندھیر مگری سے نکال باہر لائے ان کے دور میں انگریز اقتدار کا پورا زور دوست نما دشمنوں کی ریل پیل ہر طرح کی بے سروسامانی کا عالم تھا مگر پھر بھی چراغِ حق کو بجھانا اغیار کے بس میں نہ ہوا اب جبکہ یکے بعد دیگرے ملت کے رکھوالے دارقانی کو سدھار گئے باطل کو پھر سے سرابھارنے کا موقعہ ہاتھ آ رہا ہے۔

جب سے آرام پسندی اور راحت طلبی کا شوق پیدا ہوا ہے تب سے ملت اسلامیہ اپنے نظریات، طریقہ عبادات اور طرز حیات سے ناواقف ہوتی چلی جا رہی ہے جس کا نتیجہ یہ سامنے آ رہا ہے کہ قوم فتنہ پروروں کا شکار ہو کر راہ حق سے برگستہ ہوتی چلی جا رہی ہے حالانکہ ملت کے نظریات، بچانا اور خلف کا سلف سے رشتہ جوڑے رکھنا ہر منصب امانت پر فائز حضرت کی ذمہ داری ہے مگر اس کی وقصور سے اب یہ جرات بھی ہونے لگی کہ دین حق کے مسلمہ قواعد پر بھی انگلیاں اٹھائی جانے لگی ہیں اور تو اور رمضان المبارک کا مبارک مہینہ ہی لے لیجئے جس میں شیاطین کو قید میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ وہ کسی مسلمان کی عبادت میں خلل نہ ڈال سکیں۔ اور یوں غلامانِ رسول عبادت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ مگر بعض ناعاقب اندیش شیطان کی ڈیوٹی ادا کرنے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور طرح طرح سے مسلمانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ مسلمان کم سے کم عبادت کر پائیں اور زیادہ سے زیادہ نرم گرم بستروں پر اپنے اوقات ضائع کر سکیں چنانچہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی تراویح ۲۰ سے ۸ پر لانے کی پرزور کوشش ہوتی ہے کہ ۸ سے زیادہ جو کچھ تراویح پڑھی جائے وہ بدعت ہے جس کے پڑھنے پر گناہ تو ہوگا ثواب نہیں چونکہ ۲۰ تراویح کے ادا کرنے کو وہ لوگ مگر ابھی اور جہنم میں جانے کا عمل بتاتے ہیں صرف یہی نہیں کہ اس ظالمانہ فتویٰ کی زد میں دور حاضر کے کچھ عوام وغیرہ آجائیں بلکہ صحابہ کرامؓ ازواجِ مطہراتؓ بشمول سیدنا حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت امیر معاویہؓ سید عائشہ صدیقہؓ وغیرہ بھی اس ظالمانہ اقدام کی زد میں ہیں اس طرح کے فتوے اشتہارات کی شکلوں میں چھپتے اور مخصوص طبقے کی عبادت گاہوں میں اویزاں ہوتے ہیں باقاعدہ مناظرہ کے چیلنج اور انعامی اعلان کے دعوے طمطراق سے درج کئے جاتے ہیں تاکہ عامۃ الناس کا بھرپور اعتماد اس اشتہاری مذہب پر قائم ہو سکے۔

ہم ارباب علم کی خدمت میں انتہائی دردمندانہ درخواست پیش کرنا چاہتے ہیں کہ اپنے نظریات کی حفاظت میں ہم سست پڑ گئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام پوری محنت و لگن سے اللہ کے بندوں تک بلا خوف و لومۃ لائیم پہنچا دینا چاہیے اب جبکہ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے جس میں نماز تراویح، ورتوں کی مسنون تعداد و نماز عید کی تکبیرات جیسے اہم مسائل و دلائل کے ساتھ عوام کو بتا دینے چاہتے ہیں عامۃ الناس کو گمراہ کرنے کے جو حربے اور مسائل شرعیہ میں تلمیذ کے جو ہٹھ کنڈے اختیار کئے جاتے ہیں ان سے ضرور پر وہ چاک کرنا چاہیے تاکہ عوام کسی فریب دینے والے کے دام فریب میں مبتلا نہ ہو سکیں۔ غیر مقلدین کے تمام تر فریب سے بچاؤ اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اللہ تعالیٰ نے رئیس المناظرین مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کو میدانِ عمل میں لاکھڑا کیا جنہوں نے تحریر و تقریر اور میدانِ مناظرہ میں اس فتنہ کے بڑے بڑے جفاوریوں کو شکست فاش دی آج اگرچہ حضرت اوکاڑویؒ ہمارے درمیان موجود نہیں۔ تاہم ان کے تربیت یافتہ نامور محققین، مناظرین، اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے پلیٹ فارم سے اس فرقہ ضالہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک بھر میں مصروف عمل ہیں۔ اگر آپ غیر مقلدین کے پھیلا گئے و سادس باطلہ کی وجہ سے پریشان ہیں تو صرف اطلاع کیجئے ”اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ“ کے خدام ہر وقت رضا کارانہ طور آپ کے ساتھ ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

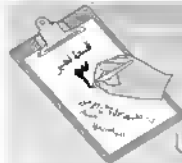
## خوشخبری

احمد سعید چتر و گڑھی کی بدنام زمانہ کتاب قرآن مقدس اور بخاری محدث کا علمی تحقیقی جواب بقلم محقق اہلسنت مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ صاحب مدظلہ شائع ہو چکا ہے۔

رہائی قیمت - 100 روپے

دابطلہ: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا

Cell: # 0300-8574601 / 0483-881487



## ایک گشتی فتوے کا مدلل جواب

جواب مغالطہ نمبر ۴۔ چوتھی بنیاد جس کی وجہ سے غیر مقلدین پوری امت مسلمہ کے ساتھ اختلاف کرتے ہیں وہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک اور حدیث ہے جو مسلم شریف ص ۱۷۷/ج ۱ کے حوالے سے نقل کی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں اور حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کے دو سالوں تک تین طلاقیں ایک تھیں پھر حضرت عمرؓ بن خطاب نے فرمایا لوگوں نے اس کام میں جلد بازی شروع کر دی ہے جس میں ان کیلئے مہلت تھی پس اگر ہم ان پر نافذ کر دیں تو بہتر ہوگا (سو آپؐ نے ان کو نافذ کر دیا) اس حدیث کی اصل حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی مدخلہ بیوی کو تین دفعہ کہے 'أَنْتَ طَالِقٌ'، 'أَنْتَ طَالِقٌ'، 'أَنْتَ طَالِقٌ' (تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے)، نیت کے اعتبار سے اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱)۔۔ ایک یہ کہ ہر لفظ کے ساتھ جدا طلاق کی نیت کرے یعنی تین لفظوں کے ساتھ تین طلاقیں کی نیت کرے بایں نیت ایک مجلس کی تین طلاقیں ہمیشہ تین ہی شمار ہوتی رہی ہیں ان کو کبھی بھی ایک شمار نہیں کیا گیا۔

(۲)۔۔ دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے لفظ کے ساتھ ایک طلاق کی نیت کی جائے دوسرے، تیسرے لفظ کے ساتھ جدا طلاق کی نیت نہ کی جائے بلکہ ان کے ساتھ پہلی طلاق کو پکا اور مکمل کیا جائے۔ اگر کوئی آدمی اس نیت کے ساتھ تین لفظ کہتا تو اس کی نیت کا اعتبار کر کے عہد نبوت ﷺ، عہد صدیقی اور فاروقی کے ابتدائی دور تک اس کو ایک طلاق قرار دیا جاتا لیکن بعد میں بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے حضرت عمر فاروقؓ نے نیت کی بجائے لفظوں پر دار و مدار رکھ دیا اور فیصلہ فرما دیا کہ آئندہ ہم ایسے آدمی کی نیت کا اعتبار نہ کریں گے بلکہ تین الفاظ طلاق کی وجہ سے تین طلاقیں نافذ کر دیں گے مذکورہ حدیث میں غیر مقلدین نے پہلی صورت مراد لی ہے جبکہ مراد دوسری صورت ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین دفعہ کہتا (تجھے

طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے) تو اس سے نیت پوچھی جاتی۔ اگر وہ کہہ دیتا کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی میں نے اسی کو پکا کرنے کیلئے تین بار طلاق کا لفظ کہا ہے تو عہد نبوت، عہد صدیقی اور عہد فاروقی کے ابتدائی دو سالوں تک اس کی تصدیق کر دی جاتی، اس کی یہ وضاحت تسلیم کر لی جاتی۔ تسلیم کر کے ان تین الفاظ طلاق کو ایک طلاق قرار دے دیا جاتا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ لوگوں کی اخلاقی حالت بدل چکی ہے پہلے تحمل اور بردباری تھی اب عجلت بازی پیدا ہو چکی ہے نیز کثرت سے نو مسلم لوگ جو اسلام میں شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں ان میں خوف و خشیت، تقویٰ و طہارت اور اخلاص و للہیت کا وہ معیار ناپید ہے جس کی روایت پہلے سے چلی آ رہی تھی اور ممکن ہے کچھ اس قسم کے واقعات سامنے آئے ہوں یا آنے کا خطرہ محسوس کیا کہ نیت ہو تین طلاقیں کی مگر محض گھر آباد کرنے کیلئے جھوٹ بول کر کہہ دیا کہ تین الفاظ طلاق سے میری نیت تین طلاقیں کی نہ تھی بلکہ ایک طلاق کی تھی دوسرا تیسرا لفظ میں نے اسی ایک طلاق کو پکا کرنے کیلئے بولا ہے جیسا کہ آج کل کہتے ہی لوگ ہیں جو مختلف مقاصد و مفاوہات کی خاطر جھوٹ بول دیتے ہیں بلکہ مذہب تبدیل کر لیتے ہیں جیسا کہ تین طلاقیں کے مسئلہ میں یہ کھیل تماشا ہو رہا ہے ان بدلے ہوئے حالات کے تحت حضرت عمر فاروقؓ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر آئندہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین الفاظ طلاق کہے تو ہم ان تین الفاظ طلاق کو تین طلاق شمار کریں گے اور اس کی نیت نہ پوچھیں گے۔۔۔۔۔ اگر وہ وضاحت کرے گا کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی تو ہم یہ وضاحت قبول نہیں کریں گے پس حضرت عمرؓ نے صریح طلاق میں نیت پر دار و مدار رکھنے کی بجائے طلاق کے الفاظ پر رکھ دیا صحابہ کرامؓ بھی حالات کی تبدیلی کا مشاہدہ کر رہے تھے اس لئے کسی ایک صحابیؓ نے بھی حضرت عمر فاروقؓ کے اس فیصلے سے اختلاف نہیں کیا لہذا اس مسئلے پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا کہ جو آدمی اپنی بیوی کو تین دفعہ کہہ دے انت طلاق، انت طلاق، انت طلاق تو وہ تین طلاقیں شمار ہوگی اور اس کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین دفعہ الفاظ طلاق کہہ دے اور ہر لفظ کے ساتھ جدا طلاق کی نیت کرے تو اس کا ایک طلاق ہونا نہ قرآن سے ثابت ہے نہ صحیح حدیث سے اس پر نہ نبی پاک ﷺ کا فیصلہ دیکھا یا جاسکتا ہے نہ کسی صحابیؓ یا تابعیؓ کا۔۔۔ دیدہ باید۔۔۔ غیر مقلدین نے اس حدیث کا جو مفہوم سمجھ رکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین دفعہ صریح طلاق کے الفاظ کہتا اور نیت بھی تین طلاق کی ہوتی تو اس کو

ایک طلاق قرار دیا جاتا یہ انکی اپنی رائے ہے اس حدیث میں نہ مجلس واحد کی قید ہے نہ تین الفاظ طلاق سے تین طلاقیں کی نیت کا ذکر ہے اپنے ناقص فہم سے خود ہی ایک مفہوم اختراع کر لیا پھر اپنے اختراع کردہ مفہوم کا نام حدیث رسول ﷺ رکھ کر شور مچا دیا کہ یہ نبی پاک ﷺ کی حدیث ہے اور جس نے ان کے اختراعی مفہوم سے اختلاف کیا اس پر فتویٰ لگا دیا کہ یہ آدمی رسول ﷺ اور حدیث رسول ﷺ کا منکر ہے حالانکہ اس نے انکے اختراعی مفہوم کا انکار کیا ہے حدیث کا انکار نہیں کیا پھر یہ مفہوم حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مذکورہ بالا فتوے سے بھی متضاد ہے اگر غیر مقلدین کو اس مفہوم پر اصرار رہے جو انہوں نے اپنی کج فہمی اور بد فہمی سے سمجھا ہوا ہے۔۔۔ تو صحیح مسلم ص ۳۵۱ ج ۱ پر متعہ کے بارے میں حدیث موجود ہے۔ عن جابر بن عبداللہ کہنا ستمنع بالمقبضة من الثمر والدقيق الايام على عهد رسول الله ﷺ وابی بکر حتی نہی عنہ عمر۔

ترجمہ: جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ اور ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے زمانے میں ایک مٹھی کھجور اور گندم کے عوض چند ایام کے لئے متعہ کرتے تھے پھر عمر فاروقؓ نے اس سے منع کر دیا غیر مقلدین کو چاہئے کہ اس حدیث کے مطابق متعہ بھی کیا کریں اور عمر فاروقؓ کے فیصلے کو یہاں بھی رد کر دیں اور اگر وہ اس حدیث کے ظاہری مطلب کو چھوڑ کر اور معنی کرتے ہیں تو اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ اس حدیث کا وہ مطلب نہیں جو ظاہری طور پر غیر مقلدین نے سمجھا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب وہی ہے جو باقی علماء امت نے مراد لیا ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو تین دفعہ الفاظ طلاق کہے اور پھر کہے کہ میری نیت ایک طلاق کی تھی تو یہ اسکی وضاحت عہد نبوت، عہد صدیقؓ اور خلافت فاروقؓ کے دو سال تک قبول کر کے ایک طلاق قرار دی جاتی مگر بعد میں حالات بدل جانے کی وجہ سے حضرت عمر فاروقؓ نے اس وضاحت کو قبول کرنا چھوڑ دیا آئندہ کیلئے فیصلہ ہوا کہ اس طرح تین الفاظ طلاق کو تین ہی شمار کیا جائے گا اور اس میں کہنے والے کی نیت نہیں پوچھی جائیگی اور اگر وہ ایک طلاق دینے کی نیت بتائے گا تو اس کی یہ وضاحت تسلیم نہیں کی جائے گی تاکہ جھوٹ بولنے کی آڑ میں حرام کاری اور زنا کاری لازم نہ آئے اس کا وہ مطلب ہرگز نہیں جو غیر مقلدین نے سمجھ رکھا ہے۔۔۔۔۔ (جاری ہے)

## عصر حاضر کے غیر مقلدین کی راہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ سے جدا ہے!

حضرت مولانا نور محمد قادری تونسوی مدظلہ

جمہور علماء اسلام کتاب و سنت کی روشنی میں اور تجربات کی بنیاد پر فرماتے ہیں کہ عامۃ المسلمین یعنی غیر مجتہدین کے لئے ہر قسم کے خطرات سے سلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ ائمہ اربعہؑ میں سے کسی ایک معین امام کی تقلید و اتباع کر کے کتاب و سنت پر عمل کریں۔ ان کے لئے سب سے زیادہ اسلام اور احوط راستہ یہی ہے کیونکہ عصر حاضر کے لوگوں کے لئے ائمہ اربعہؑ سے جدا گانہ رائے قائم کرنا گمراہی ہے اور کوئی مسئلہ کسی امام کا اور کوئی کسی کالے کر چلنا بھی درحقیقت امام کی اتباع کے نام پر اتباع خواہش ہے جو آدمی کے دین و ایمان کے لئے خطرے کا سنگ میل ہے۔ جیسے ملتان کے نشتر ہسپتال کے یا بہاولپور کے بی وی ہسپتال کے تمام ڈاکٹر صاحبان اپنے اپنے مقام پر اپنے فن کے ماہر اور سپیشلسٹ ہیں لیکن مریض کی خیر اسی میں ہے کہ کسی ایک ڈاکٹر صاحب سے اپنا علاج کرائے۔ اگر کوئی مریض گولیاں ایک ڈاکٹر صاحب کی، کپسول دوسرے ڈاکٹر صاحب کے اور انجکشن تیسرے ڈاکٹر صاحب کا استعمال کرتا ہے تو یہ طریقہ علاج نہ ہی اس کی صحت کے لئے مفید ہے اور نہ ہی کوئی ڈاکٹر صاحب اسے درست قرار دے گا تو جس طرح تمام ڈاکٹر صاحبان کامیاب معالج ہیں ہر مریض کے لئے حفظان صحت کے لئے کسی ایک کا علاج ضروری ہے اسی طرح تمام ائمہ کرام اور مجتہدین قرآن و حدیث اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ماہر ہیں دین و ایمان کی حفاظت کے لئے کسی ایک امام معین کی تقلید میں قرآن و حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے لیکن عصر ہذا کے غیر مقلدین عجیب سوچ اور غریب ذہنیت کے مالک ہیں ساوہ لوح اور اردو خواندہ حضرات کو پہلے تو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث پر چلنے اور عمل کرنے والے ہیں اور اگر علماء احناف ثابت کر دیں کہ ان کا قائلان انفرادی مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے تو پھر یہ حضرات حرمین شریفین والوں کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ ہم ان کے ہم مسلک ہیں اور اگر دلائل سے ثابت کر دیا جائے کہ اہل حرمین سے ان کا کوئی واسطہ نہیں کیونکہ وہ



مقلد ہیں اور یہ غیر مقلد تو پھر یہ لوگ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کا سہارا ڈھونڈتے ہیں کہ جس طرح ہم کرتے ہیں وہ فلاں امام بھی ایسے کرتا ہے حالانکہ یہ لوگ ائمہ کرام کی اتباع اور تقلید کو شرک بتاتے ہیں لیکن جب پھنس جاتے ہیں تو جان چھڑانے کے لئے اماموں کے دامن میں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

انہیں حالات کے پیش نظر بندہ آپ کی خدمت میں چند ایسے مسائل پیش کرتا ہے جن میں یہ لوگ چاروں اماموں سے جداگانہ مسلک رکھتے ہیں۔

1..... فقہ کے چاروں اماموں کے نزدیک نماز تراویح میں رکعت سے کم نہیں ہے جبکہ عصر حاضر کے غیر مقلدین آٹھ رکعت تراویح کے قائل اور عامل ہیں حالانکہ آٹھ رکعت تراویح کسی امام کا مسلک نہیں ہے۔

2..... عصر حاضر کے غیر مقلدین نماز جنازہ میں جہر کرتے (اوپنی آواز سے تلاوت) ہیں حالانکہ نماز جنازہ میں جہر کرنا کسی امام کا مسلک نہیں ہے صرف امام کے لئے تکبیرات اربعہ میں جہر ہے جنازے کے بقیہ امور سر ادا کرنے ہیں البتہ اختتام پر امام کا سلام بھی جہری ہوگا لیکن غیر مقلدین کا امام جنازہ میں سب کچھ جہر سے کرتا ہے جیسے کوئی عید یا جمعہ نماز پڑھ رہا ہو۔

3..... اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی یا جدا جدا کر کے دیتا ہے تو چاروں اماموں کے نزدیک بہر صورت تین طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور عورت بجز شرعی و قرآنی حلالہ کے اس کے نکاح میں دوبارہ نہیں آ سکتی لیکن غیر مقلدین تین اکٹھی طلاقیں کو

کالعدم قرار دے کر عورت اس مرد کو واپس کر دیتے ہیں حالانکہ یہ کسی امام کا مسلک بھی نہیں ہے۔

4..... عصر حاضر کے غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اگر مقتدی امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی حالانکہ نماز نہ ہونے کا فتویٰ کسی امام نے بھی نہیں دیا ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کا بھی یہ فتویٰ نہیں ہے کہ اگر مقتدی فاتحہ نہ پڑھے تو نماز فاسد یا باطل ہے۔

5..... عصر حاضر کے غیر مقلدین بوقت وضو، اونٹنی، ناسیلونی اور سوتی مروجہ باریک جرابوں پر مسح

کرتے ہیں حالانکہ اس قسم کی جرابوں پر مسح کرنا ائمہ اربعہ میں سے کسی امام مجتہد کا مذہب نہیں ہے بعض حضرات نے ایسی جرابیں جو اپنے موٹاپے کی وجہ سے پنڈلی پر خود بخود ٹھہری ہوں اور ان میں پانی فوراً داخل نہ ہو اور تین میل بغیر جوتا کے چلنے سے نہ پھٹیں تو ایسی جرابوں پر مسح کو جائز کہا ہے کیونکہ یہ جرابیں موزوں کے حکم میں ہیں باقی رہیں ہر قسم کی عام مروجہ جرابیں تو ان پر مسح کرنا سوائے غیر مقلدین کے کسی امام نے جائز قرار نہیں دیا۔

6..... عصر ہذا کے غیر مقلدین نماز جنازہ میں اپنے مذہب کے مطابق سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت بھی ملاتے ہیں حالانکہ ائمہ اربعہ میں سے کوئی امام بھی نماز جنازہ میں ضم سورت کا قائل نہیں ہے امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ تو نماز جنازہ میں کسی قسم کی قرات قرآن کے قائل نہیں ہیں نہ فاتحہ نہ کسی اور سورت کے جیسا کہ موطا امام مالک میں حضرات ابو ہریرہؓ کی روایت میں موجود ہے البتہ اما شافعیؒ صرف سورۃ فاتحہ کے قائل ہیں اس کے علاوہ کسی سورۃ کے پڑھنے کے قائل نہیں ہیں لیکن غیر مقلدین فاتحہ کے ساتھ سورۃ قرآن بھی شامل کرتے ہیں حالانکہ ائمہ اربعہ میں سے کوئی ایک امام بھی نماز جنازہ میں ضم سورۃ کا قائل نہیں ہے۔

7..... اس دور کے غیر مقلدین نماز جنازہ میں پانچ تکبیروں کے قائل ہیں اور بعض علاقوں میں اس پر عامل بھی ہیں حالانکہ چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ نماز جنازہ چار تکبیروں پر مشتمل ہے۔

8..... ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ جو شخص نماز یا جماعت میں امام کو رکوع میں پالے اس کی وہ رکعت ہوگئی لیکن اس کے برعکس عصر حاضر کے غیر مقلدین کہتے ہیں کہ رکوع میں شامل ہونے سے رکعت نہیں ہوتی حالانکہ یہ مسئلہ کسی امام کا نہیں ہے۔

9..... عصر حاضر کے غیر مقلدین فتویٰ دیتے ہیں کہ بھینس کی قربانی جائز نہیں ہے حالانکہ ائمہ اربعہ فقہ میں بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیا گیا ہے کیونکہ ”بقرہ“ کا لفظ لغت اور فقہ کی رو سے گائے اور بھینس دونوں کو شامل ہے اور دونوں کا ایک ہی حکم ہے جس طرح گوشت دودھ وغیرہ دونوں کا حلال و پاک ہے اسی طرح قربانی بھی دونوں کی جائز ہے لیکن اس دور کے غیر مقلدین بھینس کی قربانی کو ناجائز کہتے ہیں حالانکہ یہ کسی امام مجتہد کا مسلک نہیں ہے۔

10..... ائمہ مجتہدین اور ان کے پیروکار فرماتے ہیں کہ ایک عام مسلمان جو اتنی صلاحیت نہیں رکھتا براہ راست بذریعہ اجتہاد کتاب و سنت سے مسائل کا استنباط کر سکے اس کے لئے کسی مجتہد کی تقلید اور پیروی ضروری ہے کہ وہ اپنے امام مجتہد کی رہنمائی میں قرآن و حدیث پر آسانی سے عمل کر سکے جبکہ عصر ہذا کے غیر مقلدین ائمہ دین کی تقلید و اتباع کو حرام بلکہ شرک بتاتے ہیں اور اس بات پر اکتفا کرتے ہیں کہ وہ بے علم ہونے کے باوجود اجتہاد و استنباط ہر شخص کے بس کا کام نہیں ہے اس لئے جمہور اہل اسلام عامۃ المسلمین کو سلامتی کی راہ دکھاتے ہیں اور غیر مقلدین اس سلامتی کی راہ سے ہٹاتے ہیں حالانکہ یہ کسی امام کا مسلک نہیں ہے۔

11..... عصر حاضر کے غیر مقلدین حضور اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنے کو جائز نہیں سمجھتے جبکہ چاروں امام اور ان کے پیروکار اس کو افضل القربات سمجھتے ہیں۔

12..... ائمہ اربعہ اور ان کے متبعین کا عقیدہ ہے کہ ہر مردے کی روح کا قبر میں اعادہ ہوتا ہے جس کی کنہ و حقیقت اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور اسی اعادہ کی وجہ سے مردہ انسان کا کمرین کے ذریعہ امتحان لیا جاتا ہے اور پھر اسی زمین والی قبر میں جزا و سزا کا سلسلہ قیامت تک رہتا ہے چونکہ روح کا دنیا والے جسد کے ساتھ ایک خاص قسم کا تعلق رہتا ہے جس کی وجہ سے روح اور دنیا والا جسد دونوں دکھ سکھ اور ثواب و عذاب کو محسوس کرتے رہتے ہیں چاہے یہ جسد جس حالت میں بھی مستحیل ہو جائے بہر حال وہ قبر کی کاروائی میں شریک رہتا ہے لیکن عصر ہذا کے غیر مقلدین اس زمین والی قبر کی جزا و سزا میں شرکت کے قائل نہیں ہیں نہ ہی اعادہ روح اور تعلق کے قائل ہیں اور نہ ہی دنیا والے جسد کے جزا و سزا میں شرکت کے قائل ہیں بلکہ یہ لوگ روح کے لئے ایک اور جسد تجویز کرتے ہیں اور اصل جسد کو جزا و سزا سے محروم گردانتے ہیں حالانکہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں ہے۔

13..... ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کا یہ عقیدہ ہے کہ وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں معلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلوٰۃ و سلام سننے ہیں اور جواب مرحمت فرماتے ہیں لیکن اس دور کے غیر مقلدین اس اجماعی عقیدہ کا انکار کرتے ہیں بلکہ تردید کرتے ہیں حالانکہ یہ کسی امام

کا مسلک نہیں ہے۔

14..... ائمہ اربعہؒ اور ان کے مقلدین کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار اقدس کی زیارت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استشفاع (شفاعت کی درخواست کرنا) جائز ہے کیونکہ قرآن مجید کی آیتہ.... ولولوا انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك (الایۃ) کا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد باقی ہے۔ لہذا ہر مزار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ درخواست پیش کر سکتا ہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے لئے دعا فرمائیں! میری شفاعت فرمائیں لیکن عمر بنی کے غیر مقلدین اس استشفاع کا انکار کرتے ہیں حالانکہ یہ کسی امام کا عقیدہ نہیں ہے۔

15..... ائمہ اربعہؒ کے نزدیک توسل بالانبیاء والصالین جائز و ثابت ہے لیکن اس دور کے غیر مقلدین اس کا انکار کرتے ہیں اور اس کو شرک بتاتے ہیں حالانکہ یہ کسی امام کا مذہب نہیں ہے۔ قارئین کرام! بندہ عاجز نے یہ چند مثالیں پیش کی ہیں کہ اس دور کے غیر مقلدین کو ائمہ اربعہؒ رحمہم اللہ سے اختلاف ہے اور ان کی راہ ان سے جدا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں صرف نمونہ کے طور پر پندرہ مسائل لکھے گئے ہیں اہل علم حضرات خود بھی اس کی اور مثالیں تلاش کر سکتے ہیں جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ لوگ مجبور ہو کر کبھی اہل حریم شریفین کو اپنا ہم مسلک باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی ائمہ اربعہؒ میں سے کسی امام کے دامن میں پناہ لینے کی کوشش کرتے ہیں درحقیقت ان کا مسلک اور راستہ اہل حریم اور ائمہ اربعہؒ سے علیحدہ اور جدا ہے اور جس طرح یہ اہل حریم اور ائمہ اربعہؒ میں سے کسی ایک کے صرف نام لیوا ہیں اسی طرح قرآن و حدیث کے بھی صرف نام لیوا ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ائمہ اربعہؒ رحمہم اللہ میں سے ایک معین بالخصوص سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کی تقلید پیروی اور اتباع میں قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق اور اس پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین!

# ایک قیمتی دشنام طراز کے جواب میں

قسط نمبر  
۳

ابوسعید شیرازی کے قلم سے

... دوسری سند۔۔ جلاء الافہام کے حوالہ سے نقل کی ہے اور اس پر اعتراض کیا ہے کہ عبدالرحمن بن احمد الاعرج مجہول الحال راوی ہے۔

الجواب۔۔ عبدالرحمن بن احمد مجہول العین ہے نہ مجہول الحال ہے۔

مجہول العین اس لئے نہیں ہیں کہ ان سے روایت کرنے والے دو افراد روایت کر رہے ہیں

(۱) ابوالشیخ اصہبانی (۲) القاضی ابوالاحمد محمد بن ابراہیم (تاریخ اصہبان ج ۲ ص ۱۱۳)

اگر کسی راوی سے روایت کرنے والے دو ہو جائیں تو جہالت عینی مرتفع ہو جاتی ہے۔

(۱)... علامہ عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں

ثم ان جهالة العين ترتفع برواية اثنين (الرفع والتكميل ص ۲۴۸)

ترجمہ: جہالت عینی دو راویوں کے اس سے روایت کرنے سے مرتفع ہو جاتی ہے۔

(۲)... خطیب بغدادی فرماتے ہیں۔

عن محمد بن يحيى ذهلي قال اذاروى عن المحدث رجلان ارتفع عنه جهالة الاسم

(الکفایہ ص ۸۸)

ترجمہ: محمد بن یحییٰ ذہلی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب محدث سے دو راوی روایت

کریں تو اس سے جہالت کی جرح مرتفع جائیگی۔

(۳)... علامہ تقی الدین سبکی لکھتے ہیں۔

وبرواية اثنين تنفى جهالة العين (شفاء السقام فی زیارة خیر الانام ص ۸)

ترجمہ: اور دو کی روایت سے جہالت عینی مرتفع ہو جاتی ہے۔

(۴)... علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں۔

قال الدار قطنی من روی عنه ثقتان فقد ارتفعت جہالته و ثبت عدالته (فتح المغیث ص ۱۳۸)

ترجمہ: دار قطنی نے کہا جس سے دو ثقہ راوی روایت کریں اس کی جہالت مرتفع ہو جاتی ہے اور عدالت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۵)... ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں۔

من روی عنه ثلاثة وقيل اثنان ليس بمجهول (الاستدکار باب الوضو مما مست النار)

ترجمہ: جس سے تین اور کہا گیا ہے دو راوی روایت کرنے والے ہوں وہ مجہول نہیں۔

(نوٹ) یہ تمام حوالہ جات الرفع والتمیص ص ۲۲۸ سے ص ۲۵۳ تک دیکھے جاسکتے ہیں اور مجہول الحال بھی نہیں اس لئے کہ اس سند کو علماء جدید کہتے ہیں۔

(۱)۔ ابن قیمؒ کا اسی حدیث سے استدلال کرنا دلیل صحت ہے۔

(۲)۔ دو صد کے قریب کتب کے مصنف فقیہ مورخ محدث اصولی علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں۔

قال رسول الله صلى عليه وسلم من صلى على عند قبري سمعته ومن صلى على من بعدي علمته اخرجہ ابو الشیخ فی الثواب له من طریق ابی معاویہ عن الاعمش عن ابی صالح عنه ومن طریقہ الدیلمی وقال ابن قیم انه غریب قلت وسندہ جید کما افادہ شیخنا بنی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کے قریب درود پڑھے گا میں خود اسے سنوں گا اور جو دور سے پڑھا جائے گا مجھے بتلادیا جائے گا۔ ابوالشیخ نے کتاب ثواب الاعمال میں اسی کو ابو معاویہ عن الاعمش عن ابی صالح عنہ کے طریق سے نقل کیا ہے اور اسی طریق سے دیلمی نے نقل کیا ہے اور ابن قیمؒ نے کہا یہ غریب ہے میں کہتا ہوں اس کی سند جید ہے جیسا کہ ہمارے شیخ (ابن حجرؒ) نے بتلایا (القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الجیب الشیخ ص ۱۶۱)

(۳)۔ سلطان المحدثین ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں قال مبرک نقلنا عن الشیخ ورواہ ابو الشیخ

واہن حبان فی کتاب ثواب الاعمال بسند جید میرک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ اس کو ابوالشیخ اور ابن حبان نے کتاب ثواب الاعمال میں جید سند کے ساتھ نقل کیا ہے (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ج ۱ ص ۳۷۷)

(۴)۔ حافظ ابن حجر اس سند کے بارے میں فرماتے ہیں جید ہے (فتح الباری ص ۳۵۲ ج ۶) میں چار کتابیں لکھی ہیں۔

(۵)۔ خاتم المحدثین علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں اخرجہ ابوالشیخ فی کتاب الثواب بسند جید ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں جید سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(۶)۔ علامہ سمہودی فرماتے ہیں۔ قال السبکی وسبا تی ما بدل علی انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسمع من یسلم علیہ عند قبرہ ویرد علیہ عالماً بحضورہ عند قبرہ۔ علامہ سبکی فرماتے ہیں عنقریب اس پر دلائل آ رہے ہیں کہ جو قبر کے قریب سلام پیش کیا جائے وہ خود سنتے ہیں اور اسی کا جواب دیتے ہیں اور اس کا قبر کے پاس ہونے کا علم ہوتا ہے۔ (وقاء الوفاء ص ۸۷ ج ۴) اس حدیث کی تائید دوسری حدیث بھی کرتی ہے علامہ سمہودی فرماتے ہیں۔

قلت روی عبدالحق فی الاحکام الصغری وقال استاد صحیح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مامن احد یمربقرا خبہ المئومن کان یعرفہ فیسلم علیہ الاعرفہ ورد علیہ السلام۔ (ایضاً)

میں کہتا ہوں عبدالحق نے احکام صغرا میں روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے جو اس کو پہچانتا ہو تو یہ جب اس کو سلام کرتا ہے وہ اس کو پہچانتا بھی ہے اور سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔۔۔ (جاری ہے)

حافظ محمد یوسف صاحب

مدرس جامعہ مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور 0622-883363

بہاولپور میں قافلہ حق  
ملنے کا پتہ

## اکاذیب غیر مقلدین (زبیر علی زئی کے مزیدوس جھوٹ)

فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالغفار ذہبی رحمہ اللہ (سابق غیر مقلد)

علی زئی جھوٹ نمبر 51: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب اذکار ذوی اللعلیز فی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی م ۳۲۱ھ یہ مشہور امام فقیہ محدث ناقد ہے اور امام نسائی وغیرہ کا تلمیذ ہے۔ امام طبرانی و امام ابن عدی وغیرہما کا استاذ ہے اور ثقہ بالاجماع ہے (تذکرۃ الحفاظ والعمر و سیر اعلام النبلاء للذہبی) جبکہ انہوں نے با دلیل پیروی کو تقلید قرار دیا ہے۔ دیکھئے (سنن طحاوی ج ۱ ص ۱۵۵ و ص ۱۹۶ و ص ۲۱۶) اور اپنی کتاب میں امتوں یعنی صحابہؓ و تابعین و ائمہ کے اقوال کو بغیر مطالبہ دلیل قبول کیا ہے جو کہ تقلید محمود ہے دیکھئے (سنن طحاوی) جبکہ علی زئی کذاب خبیث کا امام ابو جعفر الطحاوی پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 52: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب اذکار ذوی اللعلیز فی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام ابوالحسن الکرخی الحنفی م ۳۴۰ھ یہ مشہور امام فقیہ و محدث ہے ائمہ ائمہ الشیخ الامام الزاہد مفتی العراق شیخ الحنفیہ الفقیر و کسان من العلماء العباد و خرج له اصحاب ائمة و کان قانعاً منعفا عابداً صوماً فواماً کبیر الفکر و کان صلواً قرارویا ہے دیکھئے (سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۱ ص ۲۳۶ و العمر للذہبی ج ۱ ص ۳۳۰ و تاریخ بغداد للخطیب ج ۳ ص ۳۸۶) نے صحابیؓ کی تقلید کو لازمی و واجب اور مطلق تقلید کو جائز قرار دیا ہے مثلاً (۱) قال الامام الحفاظ الفقیہ علاؤ الدین محمد السمرقندی۔ باب فی تقلید الصحابیؓ۔ و قال بعض اصحابنا یلزمہ تقلیدہ و الیہ ذهب الکرخی و الحصاص الخ (و الصحیح یلزم بالاعتماد)



(۲)۔ وقال الامام ابن الحاج لا يمنع من التقليد مطلق وعليه سفيان الثوري واسحاق وابو حنيفة على ما ذكر الكرخي والرازي الخ

(المیزان فی اصول الفقہ للسر قدی ص ۳۵۳-۳۵۴ و تقریر و التحیر لا ابن الحاج ج ۳ ص ۴۲۰ و ص ۴۲۱) جو خود تقلید محمود کے جواز کو نقل کرے اور تقلید کرنے والا مقلد ہو وہ کسی اور کو تقلید سے کیسے منع کرے گا امام کرخؒ نے صحابہؓ و تابعینؓ و ائمہ مجتہدینؒ کے اقوال کو بغیر مطالبہ دلیل تقلید قبول کیا ہے دیکھئے (التجید للقدوری) یہ علی زئی و جال کا امام ابو الحسن الکرخؒ جیسے فقیہ و محدث پر سفید جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 53: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تغایب اوکاڑی للعلیزی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام ابو عثمان سعید بن عمرو البرزعیؒ م ۲۹۲ھ یہ مشہور امام ہے ائمہ نے (الامام الحافظ رجال جوال مصنف) (سیر اعلام النبلاء لذهبی ج ۹ ص ۳۷۱ وغیرہ) قرار دیا ہے نے تقلید محمود کو واجب قرار دیا ہے اور تقلید کو اتفاقی عمل قرار دیا ہے مثلاً قال الامام ابو عثمان سعید بن عمرو البرزعیؒ تقلید الصحابی واجب۔ الخ ان قال قد اتفق عمل اصحابنا بالتقليد وفي رواية وعليه ادرکنا مشائخنا الخ

دیکھئے (اصول البرزوی ص ۲۳۴ تا ص ۲۳۶ و تقویم الاولہ فی اصول الفقہ لابن زید الدبوسی ص ۲۵۶ و کشف الاسرار شرح علی النار للنسفی ج ۲ ص ۷۷ و اصول الجصاص للرازی ج ۲ ص ۱۷۲) جو تقلید محمود کو واجب اور تقلید کو اتفاقی قرار دے اور تقلید والے عمل پر اتفاقی و معمول بھائی تصریح کرے ایسے امام محدث پر علی زئی و جال کا یہ سیا و ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 54: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تغایب اوکاڑی للعلیزی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام ابوبکر الجصاص الرازی الحنفی م ۳۷۰ھ یہ مشہور امام حافظ محدث مفسر ہیں ائمہ نے انکو (امام العلامة المفتی المجتہد عالم العراق الحنفی صاحب التصانیف الحافظ المحدث والفقہ امام اصحاب الراى فى وقته و كان مشهوراً بالزهد والورع قرار دیا ہے۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۱۰ ص ۵۳۹ و تذکرۃ الحفاظ للذہبی ج ۳ ص ۱۱۳) و تاریخ بغداد للخطیب ج ۴ ص ۱۳۸ نے جواز تقلید محمود اور مقلد کے ایمان کو صحیح قرار دیا ہے مثلاً

(۱)۔ قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ المفسر ابوبکر الجصاص الرازی باب الفول فى تقلید الصحابی اذا لم یعلم خلافه الى ان قال کان یری (ای ابو یوسف) ان تقلید الصحابی اذا لم یعلم خلافه من اهل عصره اولی من القباس (۲) وقال ابضاً باب ایمان المقلد صحیح الی ان قال واعلم ان ایمان المقلد صحیح الی ان قال وقالت الاشعریه والمعتزله لا یصح الایمان بالتقلید وبقولان العامة (قال الرازی) وهذا قبیح الخ (اصول الجصاص الرازی ج ۲ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ و شرح بدء الامالی للرازی ص ۳۰۲ ط بیروت) قارئین جو امام فقیہ و محدث مفسر تقلید اور مقلد کے ایمان کو صحیح قرار دیتا ہو اور انکار تقلید کرنے والوں کا رد کرتا ہو اس پر علی زئی غیر مقلد و جال کا یہ سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

(تنبیہ) اس سے پتہ چلا کہ مقلدین کو کافر اور بے ایمان کہنے والے معتزلہ اور بعض اشعری تھے اور غیر مقلدین ان کی روحانی اولاد ہیں۔

علی زئی جھوٹ نمبر 55: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تغایب اکاڑی للعلیزئی ص ۴۸)

(تبصرہ)۔ امام خطابی الشافعی م ۳۸۸ھ یہ مشہور امام ہے ائمہ نے ان کو الامام العلامة الحافظ صاحب التصانیف و غنی بهنا الشان متناً و اسناداً الفقیہ الادیب صاحب

معالم السنن و كان علامة محققا (سير اعلام النبلا للذهبي ج ۱ ص ۱۱ والعبر للذهبي ج ۱ ص ۳۹۴) قرار دیا ہے نے احکام میں تقلید محمود کو جائز قرار دیا ہے اور تقلید محمود کی ترغیب دی مثلاً

قال الامام الخطابي (تحت حديث الدين النصيحة) وقد يناول ذلك على الائمة الذين هم علماء الدين وان من نصبحتهم قبول مارووه وتقليد هم في الاحكام واحسان لظن بهم (شرح مسلم للنووي ج ۱ ص ۵۴)

امام خطابی جیسے امام و محدث و محقق جو تقلید محمود و تقلید کی ترغیب دینے والے مقلد الشافعی ہیں پر علی زئی اکذب الناس کا واضح ترین جھوٹ ہے۔

**علی زئی جھوٹ نمبر 56:** علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب اوکاڑی للعزیزی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام حافظ محدث فقیہ ابو زید الدبوسی القاضی البخاری الحنفی م ۴۳۰ھ یہ مشہور امام ہے ائمہ نے انکو علامہ شیخ الحنفیہ القاضی البخاری عالم ماوراء النہر و کان من اذکبا الامة و کان احد من یضربه المثل فی النظر واستخراج الحجج (سير اعلام النبلاء للذهبی ج ۲۸۳ والعبر للذهبی ج ۴۲۷) نے تقلید محمود کو واجب و صحیح نقل کیا ہے اور تقلید کی اقسام بیان کی ہیں مثلاً باب الفول فی تقلید الصحابی والتابعی قال ابو عثمان) سعید البردعی تقلید الصحابی واجب الی ان قال وعلیه ادرکنا مشائخنا الخ (تقویم الادب فی اصول الفقہ للدبوسی ص ۲۵۶-۲۵۷) یہ امام ابو زید البخاری جیسے امام پر علی زئی دجال کا سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

**علی زئی جھوٹ نمبر 57:** علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب اوکاڑی للعزیزی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام ابو منصور عبد القاهر البغدادی الشافعی م ۳۲۹ھ یہ مشہور امام محدث فقیہ اصولی

ہے ائمہ نے انکو (العلامہ البارع المتفنن الاساذ صاحب النصایف البدیعة واحد اعلام الشافعیہ الاستاذ من ائمة الاصول و صدور الاسلام باجماع اهل الفضل بدیع الترتیب غریب النالیف اماماً مقدماً مفتحاً

قرار دیا ہے) (سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۱۱ ص ۳۱۴) نے تقلید و تقلیدی ایمان کو صحیح و مقلد کو صحیح الاسلام نقل کیا اور قرار دیا ہے مثلاً

قال ابو منصور المسألة الخامسة من هذا لاصل في ايمان من اعتقد تقلد قال اصحابنا (ای الشافعية) كل من اعتقد اركان تقلد امن غير معرفة بادلنها الى ان قال قال هو مشوم من وحكم له الاسلام له لازم الى ان قال هذا قول الشافعي الخ (اصول الدين لابن منصور ص ۲۸۰، ۲۸۱) جو امام خود مقلد شافعی ہو تقلید محمود کرتا ہو اس پر علی زئی کذاب کا سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 58: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تغایب اوکاڑی للعلیزئی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام ابوبکر البیہقی الشافعی م ۴۵۸ھ یہ مشہور امام محدث ہے ائمہ نے انکو

(هو الحافظ العلامة الثبت الفقه شيخ الاسلام بورك له في علمه قرار دیا ہے) (سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۱۱ ص ۳۵۷-۳۵۸) نے قرآن و غیرہ کے دلائل پیش کر کے تقریباً تقلید کو واجب قرار دیا ہے مثلاً فان الامام البيهقي باب تفليد العاصي للعالم كاباب قائم فرمایا پھر قرآن و غیرہ سے دلائل اثبات تقلید پیش فرمائے دیکھے (المدخل للبیہقی ص ۲۱۲) جو امام خود تقلید محمود کرتا ہو اور تقلید کو قرآنی آیات و غیرہ سے ثابت کرتا ہو وہ تقلید سے کیسے منع کرے گا یہ علی زئی کذاب کا امام بیہقی شافعی جیسے محدث فقیہ امام پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 59: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تقابہ اوکاڑی للعلیز کی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن عبد البر المالکی م ۴۶۳ھ یہ مشہور امام محدث ہیں ائمہ نے انکو الامام العالمہ حافظ المغرب شیخ الاسلام و کان فقیہاً عابداً مجتہداً فقیہ حافظ مکثر و کان امام دیناً ثقہ متقناً علامۃ متحرراً صاحب سر و اتباع قرار دیا ہے) سیر اعلام النبلاء الذہبی ج ۱۱ ص ۴۵۲-۴۵۳ نے تقلید کی دو قسمیں بیان فرمائی (۱) جائز تقلید یعنی محمود (۲) حرام تقلید یعنی مذموم اور تقلید کو لازم واجب اور عای پر تقلید واجب باجماع المسلمین قرار دیا ہے مثلاً قال الامام ابن عبداللہ و ما یحوز من التقليد و ما حرم منه۔ و من کانت هذه حاله فالتقليد لازم له فان العامة لا بدلها من تقليد علمائها۔ ولم تختلف العلماء ان العامة عليها تقليد علمائها و اجمعوا على ان الاعمی لا بدله من تقليد غيره۔ فکذا لک لاعلم له الی ان قال لا بدله من تقليد عالمه و لا بدله من تقليد عالمه فیما جهله لاجماع المسلمين۔ (جامع بیان العلم لابن عبد البر ج ۱ ص ۳ و ج ۲ ص ۱۱۱-۱۲۰-۱۲۳-۱۲۴)

قارئین! جو امام خود مقلد ہو اور تقلید محمود کو قرآنی آیات وغیرہ سے ثابت کرتا ہو اور عای پر تقلید کو واجب بلا اختلاف اور باجماع المسلمین قرار دیتا ہو وہ تقلید سے کیسے منع کرے گا یہ علی زئی و جال کا امام ابن عبد البر جیسے امام محدث و فقیہ پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 60: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تقابہ اوکاڑی للعلیز کی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام ابو بکر الخطیب الشافعی م ۴۶۳ھ یہ مشہور امام محدث ہیں ائمہ نے انکو الامام الاوحد العالمہ المفتی الحافظ الناقد محدث الوقت صاحب التصانیف و خاتمة

الحفاظ واحفظ اہل عصرہ علی لاطلاق (سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۱۱ ص ۵۱۲-۵۱۳) نے عامی پر تقلید کو جائز فی احکام الشرعیہ قرار دیا بلکہ جو مجتہد نہیں یعنی عامی ہے اس پر تقلید کو فرض قرار دیا اور ایک عالم مجتہد دوسرے عالم مجتہد کی تقلید کے جواز پر ائمہ سے اقوال نقل کئے ہیں مثلاً باب الکلام فی التقلید وما یسوغ منه وما لا یسوغ۔ بیان ما یرجع الیہ العامی فی العمل هو التقلید باب القول فیمن یسوغ له التقلید ومن لا یسوغ امان یسوغ له التقلید فهو العامی الذی لا یمعرف طرق الاحکام الشرعیۃ فیحوز له ان یقلد عالما ویعمل بقولہ قال اللہ تعالیٰ (فاستلو ۱ اہل الذکر ان کتم لاتعلمون) ولانہ لبس من اہل الاجتہاد وکان فرضہ التقلید کتقلید الاعمی فی القبلف۔ ومن الناس من قال یحوزلہ تقلید العالم وحکی ذالک عن سفیان الثوری۔ وروی عن محمد بن الحسن الشیبانی انہ قال یحوز للعالم تقلید من هو اعلم منه الخ (کتاب الفقیہ والمتفہم) لخطب ج ۲ ص ۶۶ و ص ۶۸ ص ۶۹ ط بیروت) جو امام خود مقلد شافعی ہے اور تقلید محمود کو عامی آدمی پر جائز بلکہ فرض قرار دیتا ہے اور تقلید کو قرآن کی آیت سے ثابت کرتا ہے وہ تقلید سے کیسے کسی کو منع کرے گا یہ علی زئی دجال کا امام ابو بکر الخلیف جیسے محدث ناقد امام پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔ لعنة الله على الكاذبین

## خوشخبری

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان کے زیر اہتمام

## الاتحاد ریسرچ سنٹر

قائم کیا گیا ہے جس میں اختلافی مسائل میں احسن طریقہ سے تحقیق کروائی جاتی ہے۔ ایک بار تشریف لائیں اور اپنی ذہنی الجھن کو ذور فرمائیں۔

متصل ضلعی دفتر: جامعہ حمیر اللمینات علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان  
موبائل 0301-8673505 / 0301-7490872

## راز کی باتیں

(محمد عمران سلفی)

تڑ... تڑ... تڑ... ہوائی فائرنگ کے ساتھ ایک شہید کے غائبانہ جنازے کا استقبال کیا گیا:

B الحمد یت بھائیو! سپین کا مظاہرہ کریں۔ تھوڑی دیر ہمارے استاد زبیر کا بیان ہوگا۔ آپ توجہ سے سنیں۔

الحمد یت! میرے الحمد یت بھائیو! آج آپ کے سامنے جس شہید کا غائبانہ نماز جنازہ ادا ہوگا۔ اس کی بہادری کو داد دینی چاہیے اس مرد مجاہد نے جان بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جان قربان کر دی ہے۔ باقی رہا اس شہید کے غائبانہ نماز جنازے کا مسئلہ تو اس بارے میں ہمارا صاف اور واضح موقف ہے کہ شہید کا غائبانہ جنازہ سنت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کا غائبانہ جنازہ پڑھایا تھا اب صفیں درست کر لیں (جنازے سے فارغ ہو کر گاڑی پر روانہ ہوئے اور سفر شروع کر دیا)

الحمد یت! صدیق بھائی! آج کا پروگرام کیسا رہا؟ مزہ آیا کہ نہیں؟

صدیق! کیا خوب؟۔ ویسے استاجی! میرا ایک مشورہ ہے اور بڑا ہی وزنی مشورہ ہے۔

وہم! کتنا وزنی ہے؟۔۔۔ ایک کلو؟۔۔۔ دو کلو؟

صدیق! اب! تجھ سے نہیں اٹھواتا۔۔۔ تو پریشان نہ ہو۔

استاجی! مذاق چھوڑ۔۔۔ وہ مشورہ کیا ہے؟

صدیق! وہ م۔۔۔ م۔۔۔ مشورہ تھوڑا سا کڑوا تو لگے گا۔

وہم! کوئی بات نہیں۔ ہم اس میں چینی ملا لیں گے۔ میٹھا ہو جائے گا۔

صدیق! مشورہ یہ ہے کہ آئندہ آپ بیان نہ کیا کریں۔ آپ اگرچہ محقق ہیں۔ لیکن جب آپ بیان کرتے ہیں تو انداز عجیب ہے ڈھنگا سا ہوتا ہے اس سے آپ کی حیثیت گر جاتی ہے۔

وہم! یہ کنسی پریشانی دالی بات ہے۔ جب گر جائے گی۔ ہم پھراٹھالیا کریں گے۔

صدیق! یار! کسی بات کو سنجیدگی سے بھی لے لیا کرو۔

وہم! ادھر د۔۔۔ اب میں سنجیدگی سے اور دونوں ہاتھوں سے لوں گا۔

صدقہ بھائی! بات آپ کی قابلِ غور ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مناظرہ میں اسی لئے کامیاب نہیں ہوتا۔ جلو اب میں صرف قسمی کام کروں گا۔

صدقہ ہاں! اصل بات تو رہ گئی۔

وہم رہ گئی تو اب کیا کریں۔ واپس جا کر سوار کر کے آئیں؟

صدقہ او بھئی! رہ گئی کا مطلب ہے بھول گئی تھی۔

صدقہ وہ کون سی بات ہے۔

صدقہ وہ یہ کہ آپ نے شہید کا غائبانہ جنازہ کیسے پڑھا دیا؟ حالانکہ یہ تو ہمارے مذہب کے سراسر خلاف ہے۔ کیونکہ ہمارے تقریباً تمام اکابر نے لکھا ہے کہ شہید کا دوسرے سے جنازہ ہی نہیں ہے۔ مثلاً۔۔۔ فقہ محمدیہ ص ۷۵، فتاویٰ اہل حدیث ص ۱۱۵ ج ۲، صلوٰۃ الرسول (سیال کوٹی) ص ۴۴، سنبل السلام ص ۱۶۸ ج ۲، روحۃ الندیہ ص ۱۷۰۔

صدقہ ہاں! یار بات تو آپ کی صحیح ہے۔ لیکن اب ہمارے اندر ایک رواج بن چکا ہے۔ اور رواج اس لئے بنا ہے کہ اس سے مسلک کی خوب اشاعت ہوتی ہے اب اگر اس کو غلط کہیں تو عوام ہمارے خلاف ہو جائے گی۔

صدقہ ہیں؟۔۔۔ ہیں؟۔۔۔ یہ کیا؟ عوام کی خاطر ہم اپنے مسلک کو بھی چھوڑ دیں؟۔۔۔ اس کا مطلب ہے دال میں ضرور کالا کالا ہے یا دوسرے لفظوں میں ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھا نے کے اور۔۔۔ اور ادھر دیوبندیوں کو دیکھیں۔ وہ تو تختہ دار پر لٹ کر بھی حق گوئی نہیں چھوڑتے۔ اور یہی حضور ﷺ کی اصل وراثت ہے۔ جب پیغمبر ﷺ کی وراثت ان کے پاس ہے۔ تو پھر آج میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ میں بھی انہیں کے ساتھ مل کر پیغمبر ﷺ کا وارث بننا چاہتا ہوں۔ میں آپ کی طرح منافق نہیں بننا چاہتا (یہ کہ کر صدیق کا رخ سے اتر گیا)

صدقہ (ہاتھ جوڑ کے) صدیق بھائی! ایک مہربانی کرنا۔ اس بات کو راز میں رکھنا۔ آگے کسی کو نہ بتانا۔

صدقہ میں ابھی جا کر عمران سلفی کو بتانا ہوں۔ اور قافلہ حق کے اگلے شمارے میں آپ کا یہ راز ضرور کھل کر رہے گا۔



# عید کے دن خانہ جنگی (پہلی قسط)

مولانا محمد رب نواز سلفی صاحب مدظلہ (احمد پور شرقیہ ضلع بھاولپور)

عید گاہ میں منبر لے جانا: عید گاہ میں منبر لے جانے کے متعلق غیر مقلدین کی دو متضاد رائیں ہیں۔ پہلی رائے: ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ عید گاہ میں منبر لے جانا مسنون طریقہ ہے۔۔۔ حدیث سے عید گاہ میں منبر کا ثبوت ملتا ہے اور رسول ﷺ اس پر خطبہ دیتے تھے (فتاویٰ علماء حدیث ص ۱۹۹ ج ۴) عید گاہ میں خطبہ کے لئے منبر لے جانا سنت ہے بغیر منبر کے خطبہ پڑھنا سنت کے خلاف ہے۔ (مظالم روپڑی ص ۴۰ مشمولہ رسائل الحمدیث جلد اول) دوسری رائے: غیر مقلدین کے دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ عید گاہ میں منبر خلاف سنت ہے (فتاویٰ علماء حدیث ص ۱۹۸ ج ۴) حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد باسب یہ بتلانا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں عید گاہ میں منبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ (کتاب الصلوٰۃ ص ۴۳۱۔ داود راز) نماز عید سے پہلے وعظ و تقریر کرنا: نماز عید سے پہلے تقریر، وعظ و نصیحت کرنا غیر مقلدین کے ہاں مختلف فیہ ہے۔

پہلی رائے: ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ۔ عید گاہ میں۔۔۔ وعظ و نصیحت یا تبلیغی مہم کے سلسلہ میں کوئی مذاکرہ کرنا یا کار خیر کے لئے چندہ جمع کرنا جائز ہے۔ (فتاویٰ علماء حدیث ص ۱۸۱ ج ۴) دوسری رائے: غیر مقلدین کے دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینا اور اس کا نام بیان یا تقریر رکھنا سب ہی خلاف سنت ہے (حاشیہ ابو داؤد و مترجم ص ۸۰۳ ج ۱ عمر فاروق سعیدی)

## نماز عید کی تکبیروں میں رفع یدین:

نماز عید کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنے کے بارے میں غیر مقلد و متضاد رائے رکھتے ہیں۔ پہلی رائے: ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ۔ عیدین کی ہر تکبیر میں رفع یدین کرنا کسی حدیث مرفوعہ صحیح سے ثابت نہیں ہے (فتاویٰ ندویہ ص ۴۵۵ ج ۱) حاصل کلام یہ ہے کہ نماز عیدین کی تکبیروں سے رفع یدین کے بارے میں کوئی صریح دلیل نہیں ہے (القول المقبول ص ۶۶۹ طبع

چہارم)۔۔۔ مزید معلومات کے لئے ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۸ شعبان ۱۴۱۵ھ، عون  
الموجود جلد ۱ ص ۴۳۸، ضمیمہ ہدیۃ المسلمین ص ۹۷ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

دوسری رائے: اس کے برعکس غیر مقلدین کے دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ نماز عید کی  
تکبیروں میں رفع یدین کیا جائے۔ (نزل الابرار ص ۱۵۸ ج ۱، حاشیہ ابو داؤد مترجم  
ص ۵۴۶ ج ۱۔ عمر فاروق سعیدی، ماہنامہ المدینہ شمارہ ۱۷، فتاویٰ ستاریہ ص ۱۶۳ ج ۲)

## اگر کسی دن عید اور جمعہ اکٹھے ہو جائیں!

اگر کسی دن عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جائیں تو نماز جمعہ ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق  
غیر مقلدین تین متضاد آراء رکھتے ہیں۔

پہلی رائے: یہ ہے کہ عید کی نماز پڑھنا بھی ضروری ہے اور جمعہ کی نماز بھی۔ چنانچہ غیر مقلد عالم  
عنایت اللہ اثری نے اس پر مستقل ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام القول السدید فی وجوب  
الجمعه وان وافقها يوم العید ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ جمعہ کے دن اگر عید آجائے تب جمعہ  
پڑھنا ضروری اور یہی بات درست ہے۔

دوسری رائے: غیر مقلدین کے دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ۔ جب عید اور جمعہ ایک دن  
میں جمع ہو جائیں تو اس دن اختیار ہے جس کا جی چاہے جمعہ پڑھے اور جس کا جی نہ چاہے نہ  
پڑھے۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ۵۷۳ ج ۱)

اکثر غیر مقلدین کی یہی رائے ہے دیکھئے (عرف الجادی ص ۴۳، فتاویٰ اہل حدیث  
ص ۴۰۷ ج ۲، صلوٰۃ الرسول ص ۳۸۹)

تیسری رائے: غیر مقلدین کے تیسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ اگر عید اور جمعہ دونوں ایک دن واقع  
ہو جائیں تو جمعہ کی بھی رخصت ہے اور نماز ظہر کی بھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں ترجمہ: اگر چاہیں تو عید اور جمعہ  
دونوں پڑھ لیں، چاہیں تو صرف عید پڑھ لیں اور جمعہ نہ پڑھیں، البتہ ظہر کے ساقط ہونے میں اختلاف ہے  
حق بات یہ ہے کہ اس دن ظہر نہ پڑھنا بھی جائز ہے (نزل الابرار ص ۱۵۵ ج ۱)

عید کے خطبوں کا قیاس سے ثبوت: غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ عیدین میں دو خطبوں  
کا پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ فتاویٰ علماء حدیث میں لکھا ہے کہ۔۔۔ دو خطبوں کی

روایتیں اگرچہ ضعیف ہیں مگر جمعہ پر قیاس سے اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے کہ عیدین کے جمعہ کی طرح دو خطبے پڑھے جائیں۔ (فتاویٰ علماء حدیث ص ۱۹۷ ج ۲ بحوالہ تجلیات صفحہ ص ۱۵۷) یعنی عید کے دو خطبوں کو جمعہ کے دو خطبوں پر قیاس کیا ہے۔ اسی طرح غیر مقلدین کے نزدیک عید کے غسل کو بھی جمعہ کے غسل پر قیاس کیا گیا ہے۔ (نماز نبوی ص ۶۵، فتاویٰ اصحاب الحدیث ص ۴۱۳)

لیکن اس کے برعکس غیر مقلدین کے دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ قیاس حجت شرعیہ نہیں ہے۔ غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں۔ بہت سے اہل حدیث ایسے ہیں جو اجماع کے قائل نہیں بلکہ قیاس کے بھی نہیں (اہل حدیث امرتسرا جون ۱۹۱۵ء)

**غیر مقلدین جواب دیں:**

غیر مقلدین کہا کرتے ہیں فقہ کے چاروں امام اگر حق پر ہیں تو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی میں سے ہر فریق کے پاس سارا حق نہیں ہوگا بلکہ حق کا چوتھائی ہوگا چنانچہ پروفیسر عبداللہ بہاولپوری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں۔ اگر چاروں حق پر ہیں تو آپ ایک چوتھائی اہل سنت ہیں۔ (رسائل بہاول پوری ص ۵۴۶)

ہم نے عید کے چند مسائل ذکر کیے ہیں جن میں غیر مقلدین باہمی اختلاف ہے اب اگر ان میں سے ہر فریق حق پر ہے تو ہر فریق کے پاس آدھا حق ہوا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا صرف آدھے حق کو قبول کرنے سے نجات مل سکتی ہے؟

پروفیسر صاحب مزید لکھتے ہیں۔ جہاں اختلاف ہوگا وہاں حق ایک کے پاس ہوگا۔ (رسائل بہاول پوری ص ۵۴۶)

قائدہ اندکورہ بالا مسائل میں غیر مقلدین کا باہمی اختلاف ہے اس میں بقول پروفیسر صاحب حق ایک فریق کے پاس ہوگا دوسرا باطل ہوگا اب سوال یہ ہے کہ غیر مقلدین کا کون سا فریق حق پر ہے اور کون سا باطل پر۔ علماء کرام کے ناموں کی تصریح کے ساتھ اس کی تعین کی جائے۔ (----- جاری ہے)



## بیس رکعت تراویح کا مدلل ثبوت!

المفت اعظم پاکستان علامہ محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

قارئین کرام! غیر مقلدین و راصل تراویح کے منکر ہیں جیسے رافضی منکر ہیں البتہ روافض نے کھل کر انکار کیا اور چونکہ یہ چھوٹے رافضی ہیں اس لئے کھل کر انکار تو نہ کر سکے مگر یہ غلط نظریہ تراویح کے تراویح اور تہجد ایک نماز ہے جو گیارہ مہینے تو تہجد کہلاتی ہے اور بارہویں مہینے میں تراویح ہو جاتی ہے حالانکہ حضرت عمر فاروقؓ کی روایت بخاری میں موجود ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تہجد اور تراویح میں فرق ہے.... کہ آپ نے فرمایا جس نماز سے تم سو جاتے ہو (تہجد سے) وہ اس نماز سے افضل ہے جو تم پڑھتے ہو (تراویح سے) غیر مقلدین کا تہجد اور تراویح کو ایک کہنا اجماع سے ہٹ جاتا ہے اس کا ثبوت کتاب اللہ سے ہے نہ حدیث رسولؐ سے۔

### رمضان میں نماز تراویح بیس رکعات سنت منوکہ ہے

دین اسلام میں نماز کی بڑی اہمیت سے اور نماز کی جملہ اقسام میں سے ایک نماز تراویح بھی ہے یہ صرف رمضان المبارک میں ہی ادا کی جاتی ہے اور تراویح کی مسنون تعداد رکعات بیس ہے جو احادیث صحیحہ، مرفوعہ، مقطوعہ، اجماع، سلیمین، ائمہ اربعہ و اہل مکہ، اہل مدینہ، اہل کوفہ اور اہل بصرہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ہم اختصاراً اس کا بیان کریں گے۔

### سنت کا ثبوت:

عن عبدالرحمن ابن عوف مرفوعاً سنتت لکم قیامہ وفی رواۃ سنتت للمسلمین الحدیث (نسائی ج ۱ ص ۲۳۹ وابن ماجہ ج ۱ ص ۹۴ و مسند احمد ج ۳ ص ۱۹۱ و قیام اللیل للرموزی ص ۱۵۱ و غیرہا)

### سنت منوکہ کا ثبوت:

عن العرباض بہ ساریۃ مرفوعاً علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدین المہدیین عضواء علیہا بالنواجذ وفی رواۃ تمسکوا بہا (غریب الحدیث للحرابی ج ۳)

ص ۱۷۱ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۹ و ترمذی ج ۲ ص ۹۲ وابن ماجہ ج ۱ ص ۵ و دارمی ج ۱ ص ۲۶ و مشکوٰۃ وغیرہا)

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کی کل تین راتیں جماعت سے پڑھائیں۔  
☆ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ مرفوعاً (۱) ۲۳ رمضان المبارک کی رات ثلث اللیل یعنی تہائی رات تک (۲) ۲۵ رمضان المبارک کی رات شطر اللیل یعنی آدھی رات تک (۳) ۲۷ رمضان المبارک کی رات حنی حشبنہ ان یفوتنا الفلاح یعنی رات کا اکثر حصہ۔ (سحری کے انتظام کا وقت باقی رہا) (نسائی ج ۱ ص ۱۸۳ و ابوداؤد ج ۱ ص ۲۰۲ و ترمذی ج ۱ ص ۱۶۶ وابن ماجہ ج ۱ ص ۹۲ و قیام اللیل للمروزی ص ۱۵۳)

فائدہ۔ اس حدیث سے تراویح کے اوقات کا ثبوت ہوا کہ دو تین راتوں میں کتنے کتنے وقت میں ادا کی گئی ہیں۔

ان تین راتوں میں رکعات تراویح کتنی تھی اس میں تین قسم کی روایات ہیں  
(۱)۔ عن جابر بن عبد اللہ مرفوعاً فی رمضان لبلۃ نمان رکعات الحدیث یعنی رمضان میں ایک رات ۸۔ آٹھ رکعات پڑھائی۔ (قیام رمضان للمروزی ص ۱۵۵ و ۱۹۶ و مسند ابی یعلیٰ ج ۳ ص ۳۳۶ و ابن خزیمہ ج ۲ ص ۳۸ و ابن حبان ج ۴ ص ۱۱۰ و معجم الصغیر للطبرانی ج ۱ ص ۱۹۰ وغیرہا)

فائدہ: اس روایت میں آٹھ رکعات کا ذکر ہے اور یہ ان تین راتوں میں پہلی رات کی نماز ہے اس کا قرینہ ثلث اللیل ہے۔

(۲)۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً بقول البانی غیر مقلد و محمد ایوب صابر غیر مقلد بارہ (۱۲) رکعات تراویح ہے۔ (قیام رمضان للالبانی ص ۲۰ و تحقیق تراویح لمحمد ایوب صابر بحوالہ تجلیات صفحہ)

فائدہ۔ اس روایت میں ۱۲ بارہ رکعات کا ذکر ہے یہ دوسری رات کی نماز ہے بفریہ شطرا اللیل۔

## احادیث مرفوعہ اور بیس رکعات تراویح

(۳)۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما مرفوعاً ذات لیلۃ فی رمضان ... عشرين رکعة الحدیث سندہ حسن یعنی ایک رات رمضان میں ۲۰ رکعت تراویح پڑھائی۔ (تاریخ جرجان للسیکی ص ۱۴۲ طبع بیروت)

تنبیہ۔ اس حدیث کے تمام راوی درج حسن کے راوی ہیں۔

(۴)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً کان یصلی فی رمضان عشرين رکعة الحدیث هذا متابعاً وسندہ حسن یعنی آپ رمضان میں ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۶ و فی نسخہ ج ۵ ص ۲۲۵ رقم ۷۷۷ طبع دسمند عبد بن حمید ص ۲۱۸ معجم الکبیر للطبرانی ج ۱ ص ۳۱۱ رقم ۱۲۱۰۲ و تاریخ بغداد للخطیب ج ۱۲ ص ۴۵ معجم الاوسط للطبرانی ج ۵ ص ۳۲۲ رقم ۵۴۴۰ و التعمید لابن عبد البر ج ۳ ص ۱۵۱۹ الاستدکار لابن عبد البر ج ۳ ص ۶۹ ذیل تاریخ بغداد لابن النجار ج ۱ ص ۱۸۹ وغیرہا)

فائدہ۔ اس حدیث میں ۲۰ بیس رکعات تراویح کا ذکر موجود ہے یہ تیسری رات کی نماز ہے بقسریہ حدیث ابی ذر مرفوعاً بتمام بنی حنی خشنا ان یفوتنا الفلاح یعنی رات کا اکثر حصہ نماز پڑھائی جب تا تم پڑھا تو رکعات بھی پڑھائی گئی فلہذا بیس رکعات تراویح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان تین راتوں میں آخری رات کا عمل ہے اور بقرع امام بخاری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل قابل قبول ہے۔ دیکھئے! (بخاری ج ۱ ص ۹۶)

تنبیہ۔ امام ابو شیبہ پر جرح غیر مفسر غیر بین السبب ہے جو باصول جرح مردود ہے

## احادیث موقوفہ اور بیس رکعات تراویح

خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروقؓ نے نماز تراویح کا اجراء نبوی طریقہ سے کیا ہے۔

۱۔ پہلا عمل و حکم: عن السائب بن یزیدؓ امر عمر بن الخطابؓ ابی بن کعبؓ و تبعم الدارین ان یقوموا للناس باحدى عشرة رکعة (قیام رمضان للمروزی ص ۱۵۷ و موطا امام مالک ص ۱۹۸ ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۴ وغیرھا)

فائدہ: اس روایت میں آٹھ رکعات کا ذکر ہے یہ پہلا عمل و امر ہے۔

۲۔ دوسرا عمل: عن داؤد ابن الحصینؓ انه سمع الاعرج فی رمضان فاذا قام بها فی انسی عشرة رکعة الحدیث (موطا امام مالک ص ۹۹ مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۶۲ و فی نسخہ ص ۲۰۱ رقم ۷۶۷ و سنن بیہقی ج ۲ ص ۳۹۷ وغیرھا)

فائدہ: اس روایت میں بارہ رکعت کا ذکر ہے یہ دوسرا عمل ہے۔

۳۔ تیسرا عمل و حکم: عن ابی بن کعبؓ ان عمر بن الخطابؓ امره ان یصلی باللیل فی رمضان۔ الی ان قال فصلی بهم عشرین رکعة (مسند احمد بن منیع بحوالہ اتحاد الخیرۃ المہرہ للبوصیری علی المطالب العالیہ ج ۲ ص ۳۲۲ رقم ۲۳۹۰ و کنز العمال للمنعی ج ۸ ص ۴۰۹ وغیرھا)

فائدہ: اس حدیث میں صریح میں رکعات (تراویح) کا حکم و عمل موجود ہے یہ تیسرا حکم و عمل ہے۔

### عہد عمر بن الخطابؓ اور بیس رکعات تراویح

(۱)۔ عن السائب بن یزیدؓ قال کانوا یقومون علی عهد عمرؓ فی شہر رمضان بعشرین رکعة قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند ابن الجعد ص ۳۱۳ رقم ۲۸۲۵ ط بیروت و سنن الکبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۳۹۶ و آثار السنن للنیوی ۲۵۰ وغیرھا)

فائدہ: اس صحیح حدیث میں حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے عہد میں صحابہ و تابعین ۲۰ رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے اور اس حدیث کے راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں

(۲)۔ عن السائب بن یزیدؓ قال کنا نقوم فی زمان عمر بن الخطابؓ بعشرین رکعة والوتر۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (معرفۃ السنن والاثر للبیہقی ج ۲ ص ۳۰۵ رقم ۱۳۶۵ و سنن الصغیر للبیہقی ج ۱ ص ۲۷۸ رقم ۸۳۳ و فضائل الاوقات للبیہقی

ص ۲۷۰ رقم ۱۵۰ وغیرہا)

فائدہ: اس صحیح حدیث میں سیدنا عمر فاروقؓ کے زمانہ میں صحابہؓ و تابعینؓ ۲۰ رکعات تراویح پر قیام کرتے تھے اس حدیث کے راوی ثقاف اور بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔

قال ابو شعيب وفي الباب عن عثمان وعلي و ابن مسعود و ابي بن كعب و عباس و ابن عباس و طلحة و زبير و معاذ و غيرهم كما لا يخفى على اهل العلم۔

## اجماع امت اور ۲۰ بیس رکعت تراویح

(۱)۔ عن الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس على ابي بن كعب فكان يصلي بهم عشرين ركعة قال ابو شعيب اسناده صحيح ورواه ثقات (ابوداؤد ۴۲۹ طعرب و سير اعلام النبلاء للذہبی ج ۱ ص ۳۰۰ و جامع المسانيد و السنن لابن کثیر ج ۱ ص ۵۵ وغیرہا)

فائدہ: اس صحیح حدیث میں سیدنا عمر فاروقؓ نے صحابہؓ و تابعینؓ کو سیدنا ابی بن کعبؓ کے اقتداء پر جمع کیا اور وہ ۲۰ بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے اور تہمت امام ابن تیمیہؒ مہاجرین و انصار میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا (فتاویٰ ج ۲۳ ص ۱۱۲) یہ اجماع ہے۔

(۲)۔ قال الامام الكاساني فكون اجماعاً منهم على ذلك (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۸۸)

(۳)۔ قال الامام النووي اعلم ان صلوة التراويح سنة باتفاق المسلمين وهي عشرون ركعة (كتاب الاذکار للنووی ص ۸۳ و روضة الطالبین للنووی ج ۱ ص ۴۳۷)

(۴)۔ وقال الامام القسطلاني (صلوة التراويح هي عشرون ركعة) وقد عدوا ما وقع في زمن عمرؓ كالاجماع (ارشاد الساری علی البخاری للقسطلانی ج ۳ ص ۶۵۷)

## اہل مکہ اور ۲۰ بیس رکعت تراویح

(۱)۔ عن عطاء بن ابي رباح المكي قال ادرکت الناس وهم يصلون ثلاثاً وعشرين

ركعة والوتر (ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

(فائدہ): اہل مکہ ۲۰ بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔



## اہل مدینہ اور ۲۰ بیس رکعات تراویح

(۱)۔ عن نافع بن عمر قال کان ابن ابی ملیکۃ یصلی بنافی رمضان عشرين رکعة (ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

(فائدہ): یعنی اہل مدینہ بھی ۲۰ بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔

## اہل کوفہ اور ۲۰ بیس رکعات تراویح

(۱)۔ عن ابراہیم ان الناس کانوا یصلون خمس تروبعات فی رمضان کتاب الاثار لابن حنیفہ (بروایۃ ابی یوسف ص ۶۱ رقم ۲۱۱)

(فائدہ): یعنی اہل کوفہ بھی ۲۰ بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔

## اہل بصرہ اور ۲۰ بیس رکعات تراویح

(۱)۔ عن یونس ادركت المسجد الجامع الی ان قال وکانوا یصلون خمس تراویح (قیام اللیل ص ۱۸۵)

(فائدہ): یعنی اہل بصرہ بھی بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔

## ائمہ اربعہ اور ۲۰ بیس رکعات تراویح

(۱)۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ بیس (رکعت تراویح) کو سنت موکدہ قرار دیا ہے۔ (الفقہ الحنفی ج ۱ ص ۲۳۲)

(۲)۔ امام مالکؒ نے (القیام بعشرین رکعة) یعنی بیس رکعات کو اختیار کیا ہے۔ (بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۲۱۳)

(۳)۔ امام شافعیؒ نے ۲۰ بیس رکعات تراویح پر اپنے اہل بلد کو پایا اور بیس رکعات کو پسند فرمایا (ترمذی ج ۱ ص ۶۶ و قیام اللیل ص ۱۵۹)

(۴)۔ امام احمد بن حنبلؒ نے (عشرین رکعة) ۲۰ بیس رکعات کو اختیار فرمایا (المغنی ج ۱ ص ۸۰۲)

فلہذا ۲۰ بیس رکعات سنت متواترہ مشہورہ اور متواترہ ہے۔ یہی حق و صواب ہے۔

# ملفوظاتِ اوکاڑوی

جلد ۱ مولانا محمد اسد علیہ الرحمہ بہاولپور

(۴۱)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدین کے قول و فعل میں تضاد دیکھیے ہر وقت شور ہوتا ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کسی بات کو نہیں مانتے لیکن جب ان سے بحث ہوتی ہے تو پھر ان میں سے ایک خدا بن کر جو اس کے منہ میں آتا ہے کہتا جاتا ہے باقی خاموشی سے اس کی اطاعت کرتے جاتے ہیں۔

(۴۲)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ بخاری شریف میں رفع یدین کا صرف اتنا ثبوت ہے جتنا کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا (کیونکہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی کوئی روایت موجود نہیں) اگر ہے تو وہ بھی صرف شافعیوں کی رفع یدین کا ثبوت ہے غیر مقلدین کی رفع یدین کا نہیں کیونکہ دس جگہ کی روایت موجود نہیں ہے۔

(۴۳)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدین سے ہمارا مطالبہ ہے کہ جس طرح ہم نے پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کی قوی حدیث پیش کی ہے اسی طرح رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے اور تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہونے کی وہ قوی حدیث پیش کریں کہ حضور ﷺ نے کبھی اپنی زبان مبارک سے اس رفع الیدین کا ذکر فرمایا ہو ہم صحیح سے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے تیس سالہ دور نبوت میں حضرت پاک ﷺ کی زبان مبارک پر کبھی رفع الیدین کا ذکر نہیں آیا۔

(۴۴)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ حدیث اور فقہ میں فرق ہے کہ حدیث کی کتابوں میں ہر زمانہ کی احادیث ہوتی ہیں اور فقہ والے صرف ایک کو لیتے ہیں جس پر عمل جاری رہا ہو احادیث کی کتابوں میں آپ کو بیت المقدس والی احادیث بھی ملیں گی اور بیت اللہ والی بھی لیکن فقہ کی کتب تعلیم الاسلام سے لیکر شامی تک چلے جائیں ایک ہی بات ملے گی کہ نماز بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پڑھنی ہے حدیثیں علم میں اضافہ کے لئے ہیں عمل صرف ایک پر ہوگا۔

(۲۵)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ تعارض اور عدم تعارض کے رفع الیدین دو قسم پر ہے (۱) وہ رفع الیدین جو متعارض نہیں ہے یعنی کرنے کی حدیث تو ہے چھوڑنے کی نہیں ہے (۲) وہ رفع الیدین جو متعارض ہے یعنی کرنے اور نہ کرنے کی حدیث دونوں موجود ہوں خفی وہ رفع الیدین کرتے ہیں جو غیر متعارض ہیں جیسے تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کرنے کی احادیث ہیں نہ کرنے کی کوئی ضعیف ترین بھی نہیں ہے اسی طرح دتروں کی رفع الیدین اور عیدین کی رفع الیدین کرنے کی احادیث ہیں چھوڑنے کی نہیں ہیں نہ کوئی چھوڑنے پر نص ہے نہ ہی تعادل ہے اور جس رفع الیدین پر ہمارا جھگڑا ہے وہ متعارض ہے

(۲۶)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ ہم غیر مقلدین سے سوال کرتے ہیں کہ جس طرح ہم (احناف) ترک رفع الیدین کی حدیث پیش کرتے ہیں (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ والی حدیث) اس میں ہے کہ شروع میں رفع الیدین کیا پھر کسی جگہ پر نہیں کیا اس سے احناف کا مکمل دعویٰ ثابت ہو گیا اسی طرح آپ بھی ایسی حدیث پیش کریں جس میں دس جگہ رفع الیدین کا اثبات ہو اور اٹھارہ جگہ پر نفی ہو لیکن۔۔۔۔۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے  
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

دنیا کی کسی حدیث کی کتاب میں ایسی حدیث نہیں ملتی جس میں دس جگہ رفع الیدین کا اثبات اور اٹھارہ جگہ رفع الیدین کی نفی ہو

(۲۷)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ اس ملک میں احل السنۃ والجماعۃ خفی ہی اسلام لائے، قرآن لائے، سنت لائے، فقہ لائے اور لاکھوں کافروں کو مسلمان کیا لیکن جب یہ (غیر مقلدیت) فرقہ پیدا ہوا تو اس نے ضد کو ہی اپنا روزمرہ کا مشغلہ بنا لیا۔

(۲۸)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ متواتر مذہب کو مٹانے میں سب سے زیادہ کردار غیر مقلدین حضرات ادا کر رہے ہیں، عام لوگوں میں یہ تاثر ہے کہ یہ لوگ صرف فقہ خفی کو نہیں مانتے مگر حقیقت

یہ ہے کہ یہ لوگ ائمہ اربعہ کے متفقہ مسائل کو بھی مٹاتے ہیں اور ائمہ کے بعد صحابہ کے اجماع تک کی مخالفت کو اپنا دین ایمان سمجھتے ہیں۔ قرآن و سنت کی تشریحات میں ارشادات صحابہؓ اور تعبیرات ائمہ کرام کی مخالفت کر کے مستشرقین سے برآمد شدہ مسائل کو پھیلاتا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

(۴۹)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدین کے نزدیک تقلید ائمہ نہ صرف بدعت بلکہ شرک بھی ہے لیکن ان کا یہ فتویٰ صرف پاک و ہند کیلئے ہے۔ سعودی عرب کے مشائخ ان کی مالی امداد کرتے ہیں اس لئے ان پر یہ فتویٰ نہیں لگاتے حالانکہ اصولی طور پر ان کو روکنا تو کتنا زیادہ ضروری ہے ایک شخص بازار میں گالیاں بکے وہ بھی گنہگار ہے لیکن جو خانہ خدا میں کھڑے ہو کر گالیاں بکے وہ یقیناً بڑا گنہگار ہے۔ اس طرح جب شرک و بدعت عام مقامات پر بھی بڑا گناہ ہے تو حرمین شریفین میں شرک و بدعت کرنا تو بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ ان کو پہلے روکنا چاہیے مگر دنیاوی فائدہ کیلئے یہ مداخلت اور حق پوشی واقعی بہت بڑا گناہ ہے۔

(۵۰)۔۔۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدیت کے عناصر اربعہ کا فتویٰ! لیجئے کہ ان کے چار علماء (عبد الجبار غزنوی، نذیر حسین، عبدالرحمان مبارکپوری، مولوی شمس الحق عظیم آبادی) نے آخر فیصلہ کر ہی دیا کہ درود، دعاء میں الفاظ حسنہ کی زیادتی صحابہؓ گرام سے لیکر آج تک بلا تکثیر جاری رہی ہے اب غیر مقلدین کو سوچنا چاہئے کہ جن باتوں پر صحابہؓ گرام سے لیکر چودہ سو سال تک کسی نے انکار نہیں کیا آج تم ان باتوں پر فتنے کھڑے کر کے مسلمانوں میں کیوں سر پھنوار ہے ہو۔۔۔۔۔ کیا ہے کوئی غیر مقلد جو اپنے ان چار علماء کی قبریں اکھاڑے کہ تم نے احادیث سے زیادت کا جواز ثابت کر کے ہماری فتنہ پرداز یوں پر کیوں پانی ڈالا۔۔۔۔۔؟ (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۳، عون المعبود ص ۴۰۹ ج ۴)

اب قافلہ حق اور اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی دیگر مطبوعات

بیانات وغیرہ پڑھیے انٹرنیٹ پر بھی

[www.alittehaad.com](http://www.alittehaad.com)

## ایک یقینی دشنام طراز کے جواب میں (دوسری قسط)

[فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالغفار ذہبی صاحب مدظلہ (سابق غیر مقلد)]

جواب ثانی: جب بات اصالتہ و متابعہ کی ہے تو امام علی بن الجعد و امام ابو بکر بن عیاش سے مروی احادیث جن کی متابعت صحیح بخاری میں نہیں ہے وہ تو آپ کے نزدیک یقیناً اصالتہ ہیں۔ لغت عرب میں اصالتہ و متابعہ کا معنی کیا ہے مثلاً الاصل (ک) اصالتہ۔ جڑ والا ہونا، جڑ پکڑنا شریف الاصل ہونا (مصباح اللغات ص ۳۵، السجد ص ۵۷) الاصل! جڑ وہ چیز جو فرع کے مقابل ہو۔ والد، مصدر، منبع، مانع، اصلاً میں نے اس کام کو یقیناً نہیں کیا۔ جمع اصول۔ والا اصول! وہ قوانین جن پر کسی علم یا فن کی بنیاد ہوتی ہے۔ (مصباح ص ۳۶، السجد ص ۵۷ عربی، اردو) اصل جڑ، بنیاد، قاعدہ، اصول (بیان اللسان ص ۹۷ اردو، عربی)۔۔۔ اور متابعہ کسی کام میں دوسرے کے پیچھے چلنا، کسی کے عمل کی پیروی کرنا۔ (بیان اللسان عربی اردو ص ۷۶)

یاد رہے صحیح بخاری کی روایات اصل قرار دی جائے گی اور دیگر کتب کی روایات اس کی فرع و متابعہ ہوں گی جیسا کہ علی زئی کی تصریحات سے ظاہر ہے۔ فلہذا ابا التحقیق امام علی بن الجعد و ابو بکر بن عیاش کی وہ روایات جن کے متابع و شواہد دیگر کتب میں ہیں وہ قطعاً و یقیناً اصالتہ ہیں جو علی زئی کذاب کے منہ پر تہاچہ (تھپڑ) ہیں۔ مثلاً۔۔۔

(۱)۔۔۔ علی بن الجعد صحیح بخاری ص ۲۱ ج ۱ ط کراتشی ص ۱۲، رقم ۱۰۶ ط الریاض۔ قال علی زئی تابعہ غندر عند مسلم (نعافب للعلی زئی ص ۶۶) فلہذا اس حدیث میں علی بن الجعد اصالتہ ہے یہ علی زئی کا سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

(۲)۔۔۔ علی بن الجعد صحیح بخاری ص ۵۰۳ ج ۱ ط کراتشی و ص ۳۹۰ رقم ۳۵۶۳ ط الریاض قال علی زئی کذاب تابعہ غندر عند احمد (نعافب ص ۶۶) فلہذا اس حدیث میں علی بن الجعد اصالتہ ہے یہ علی زئی کذاب کا بدترین جھوٹ ہے۔

(۳)۔۔۔ علی بن الجعد بخاری ص ۵۲۶ ط کراتشی و ص ۳۰۳ رقم ۲۷۰۷ ط الریاض قال علی زئی

## امت میں اختلاف کا حل اور اس کا پس منظر

(محمد عمر دراز لکھنؤ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا)

غور سے پڑھو، سوچو اور فرقہ غیر مقلدیت سے توبہ کرو اور پناہ مانگو!

اس وقت عالم اسلام میں نت نئے فرقے معرض وجود میں آرہے ہیں ہر فرقہ اپنے آپ کو قرآن و سنت کا سچا متبع گردانتا ہے اور دوسروں کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ واضح رہے کہ باطل فرقوں کی مسلسل یہ پالیسی رہی ہے کہ جس چیز کے خلاف سرگرم عمل ہوں اسی سے اپنے بھرپور تعلق و لگاؤ کا اظہار کرتے ہیں تاکہ عام لوگ اس فتنے کی حقیقت پر مطلع نہ ہوں۔ یہ متضاد صورت حال دیکھ کر اکثر لوگ تشویش اور اضطراب میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن قرآن کریم نے اس مشکل کا یہ حتمی حل تجویز کیا ہے کہ اختلافی مسائل کا حل قرآن و سنت سے کرایا جائے۔ ارشاد باری ہے ”یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئی فردوه الی اللہ و الرسول“۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور تم میں سے جو صاحب حکم ہیں، کی اطاعت کرو اور اگر کسی بھی چیز میں تمہارا باہمی اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل تلاش کرو۔ نیز ارشاد نبوی ہے ”تم کو کت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ“ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو گمراہی سے بچے رہو گے، وہ دو چیزیں قرآن و سنت ہیں۔

اس آیت و حدیث کی روشنی میں ہم آئندہ سطور میں ایک ایسے فرقے کی نشاندہی کرتے ہیں جس کا مشن امت اسلامیہ کو قرآن و سنت کی ثابت شدہ تعلیمات سے دور کرنا ہے لیکن عجیب

(نور العینین ص ۱۷۹، ۱۸۰) اس حدیث میں بھی امام ابو بکر بن عیاشؓ اصالتہ ہی ہے۔ یہ علیزئیؒ کذب الناس خبیث کا سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

(۶)۔ ابو بکر بن عیاشؓ بخاری ج ۲ ص ۹۵۴ ط کراتی ص ۵۴۱ رقم ۶۴۳۶ ط الریاض فال علیزنی تابعہ الاعرج ویزید بن الاصم عند مسلم و احمد (نور العینین ص ۱۷۹، ۱۸۰) اس حدیث میں بھی ابو بکر بن عیاشؓ اصالتہ ہے۔ یہ علیزئیؒ دجال کا بدترین جھوٹ ہے۔ لعنہ اللہ علی الکذبین قارئین کرام! مذکورہ احادیث بخاری شریف میں بالتحقیق والیقین اصالتہ ہے جو علیزئیؒ کذاب دجال جیسے خبیث کیلئے لمحہ فکریہ ہیں اور ان کے جھوٹے ہونے پر واضح دلیل ہیں۔ میں جناب ندیم ظہیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے استاذ علیزئیؒ صاحب جاہل ہیں بلکہ علم حدیث کی ابجد سے بھی نا بلد ہیں یا نہیں یقیناً وہ جاہل اور علم حدیث کی ابجد سے بھی نا بلد ہیں۔ فضیلۃ الشیخ وحفظ اللہ و ذہبی الزماں و محقق دوراں جیسے الفاظ کا لاحقہ لگانے سے کوئی عالم تحقیق و محدث حقیقی نہ بن جاتا ہم انشاء اللہ آپ دونوں (استاد و شاگرد) کو توبہ و اعلان رجوع کراتے رہیں گے۔

عبارت نمبر ۱۔ جناب ندیم ظہیر صاحب لکھتا ہے کہ (تنبیہ) ابو عوانہ کا حوالہ جو نور العینین میں اسی جگہ موجود ہے اس سے اور صحیحین کی حدیث سے ۵ کا مطلوبہ مفہوم واضح الفاظ میں ثابت ہے لہذا یہ واضح ہوا کہ نسائی کے ساتھ ۵ کا عدد کتابت کی غلطی ہے۔ بلفظ (الحديث نمبر ۴۰ ص ۱۲) (جواب اول)۔ سچ ہے ایک جھوٹ کو سچا ثابت کرنے کیلئے کئی اور جھوٹ بولنے پڑتے ہیں جناب ندیم ظہیر صاحب عبید اللہ بن عمر المدنی عن الزہری الخ کا طریق (مجتبیٰ نسائی ج ۱ ص ۱۷۶ ط ملتان و سنن الکبریٰ للنسائی ج ۱ ص ۳۵۲ ط ملتان و صحیح ابن خزمہ ج ۱ ص ۳۴۴ رقم ۷۹۳ ط بیروت و صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۱۷۲ رقم ۱۸۶۵ ط بیروت پر موجود ہے مگر اس میں بھی ۵ کا عدد ثابت نہیں ہے اور ای طرح عبید اللہ بن عمر المدنی کا ذکر امام ابو عوانہ نے ایک جماعت کے ساتھ کیا ہے مگر اس میں بھی امام ابو عوانہ نے ہذا لفظ عبید اللہ بن عمر کی تصریح نہیں فرمائی کہ ۵ کے عدد والی حدیث ان کے طریق سے ہی مروی ہے دیکھئے ابو عوانہ ج ۱ ص ۳۳۴ رقم ۱۲۵۴ حالانکہ امام نسائی کا امام بن خزمہ اور امام ابن حبان نے اس حدیث کو تخریج فرمایا مگر اس میں ۵ کا عدد ثابت نہیں ہے

کما مر جناب ندیم صاحب آپ نے دجل و تبلیس کرتے ہوئے صحیحین کا حوالہ دیا۔ جبکہ عبید اللہ بن عمر المدنی الزہری الخ کا طریق صحیح بخاری میں نہیں ہے بلکہ عبید اللہ بن عمر المدنی عن نافع الخ کا طریق ہے دیکھئے (بخاری ج ۱ ص ۱۰۲) اس میں بھی 5 کا عدد ثابت نہیں ہے یہ آپ کا سیاہ ترین جھوٹ ہے اور اسی طرح عبید اللہ بن عمر المدنی عن الزہری الخ کا طریق صحیح مسلم میں نہیں ہے دیکھئے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۶۸) یہ بھی آپ کا صحیح مسلم پر بدترین جھوٹ ہے اس سے آپ بالتحقیق والیقین کذاب ثابت ہو گئے ہیں۔ لعنة الله على الكذابين

(جواب ثانی)۔ جناب ندیم ظہیر صاحب یہی حدیث من طریق عبید اللہ بن عمر المدنی عن ابن شہاب الزہری الخ کو امام بخاری نے بھی اپنی کتاب جزاء رفع الیدین میں تخریج کیا ہے دیکھئے (جزاء رفع الیدین للبخاری ص ۴۷ رقم ۸۷۷ و مترجم از علیزئی ص ۸۶ رقم ۷۷ و مترجم از خالد گھر جاکھی ص ۶۹ رقم ۷۷) مگر اس میں بھی 5 کا عدد ثابت نہیں ہے جناب ندیم ظہیر صاحب یہ آپ کے دجل و فریب اور جھوٹ کو واضح کرتا ہے آپ جیسے آل و کور یہ کے سینوں میں بغض و عناد کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا ہے آپ لوگ دلائل کے بجائے تمرا بازی اور گالی گلوچ کے ذریعے اپنے کلجوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں اور آپ کے بغض و عداوت کا یہ عالم ہے کہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ تابعی و سیدنا امام ابو یوسف القاضیؒ اور سیدنا امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ جیسے اولیاء اللہ و ائمۃ المسلمین و فقہاء الحمدین جن کی امامت، فقہت، عدالت، امانت، ثقاہت اور فضیلت متواتر و مشہور ہے پر گندی زبان سے تمرا بازی کرتے ہو جیسا کہ اس پر الحدیث وغیرہ کے شمارے شاہد ہیں اور خصوصاً میرے شیخ و استاذ مکرم محقق العصر امام المناظرین فضیلۃ الشیخ سیدنا محمد امین صفدر اکاڑ ویؒ پر گندی زبان سے تمرا بازی کے تیر چلاتے ہو وہ اس لئے کہ حضرت اکاڑ ویؒ عوام الناس کو یہ بتا رہے تھے کہ یہ رہزن ہیں جنہیں تم رہبر سمجھتے ہو یہ محض دینداری کا لبادا اوڑھ کر قرآن و حدیث کا نام لے کر سادہ مسلمانوں کے ایمان و اعمال کو برباد کرنے والے گستاخ اولیاء اللہ اور ملکہ و کور یہ کی رضائی اولاد ہیں اور حدیث صحیح من عادی لی و لبأ فقد اذنتہ بالحرب (بخاری وغیرہ) کے مصداق ہیں فتنہ بر..... ولله الحمد..... جاری ہے!!



## مسئلہ وحدت الوجود میں غیر مقلدین کی بے اعتدالی

✍️ تحریر: مولانا محمد امجد سعید صاحب

زیر علی زئی صاحب نے احتیاط کا دامن چھوڑ دیا:

زیر علی زئی صاحب غیر مقلدین کے بڑے علماء میں شمار ہوتے ہیں ان کا ایک شمارہ ہوتے ہیں ان کا ایک شمارہ جون 2008ء ایڈیٹ نامی نظر سے گزر جس میں وحدۃ الوجود الوجود پر بحث کرتے ہوئے ابن عربی سے لے کر مولانا رشید احمد گنگوہی تک تمام اکابر کو نڈا گیا ہے لیکن مسئلہ کی نزاکت کو سمجھنے اور اس میں اعتدال قائم رکھنے کیلئے جو توازن چاہئے تھا زیر علی زئی صاحب قائم نہیں رکھ سکے۔ حالانکہ محققین علماء اور محققان منکرین امت نے وحدۃ الوجود کے قائلین کو دو جماعتوں میں منقسم کیا ہے۔ ایک تودہ جماعت ہے جس کو محققین صوفیاء کہتے ہیں اور دوسری جماعت جاہل صوفیوں کی ہے۔

وحدۃ الوجود کے متعلق صوفیاء کی رائے:

محققین صوفیاء کرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے وجود میں یکلاء وحدۃ لا شریک ہے انکے برابر ہونا تو درکنار کوئی انکے قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ”کَلَّ مِنْ عِلْبِهَا فَنَ وَبِقَى وَجْهَ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (الرحمن) کہ ہر چیز نے فناء ہونا اور باقی رہنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اس آیت کے حوالے سے محققین صوفیاء کرام کا قول یہ ہے کہ ناقص اور فناء ہونے والے کو کامل اور باقی رہنے والے مقابلے میں کالعدم کہہ دینا کوئی عیب کی بات نہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات حقیقی کے سامنے کسی کا وجود نہ ماننا ہی واحد الوجود کہلاتا ہے اب اس کو وحدۃ الوجود تو کہیں لیکن وجود کا اتحاد نہ کہیں گے۔ محققین اہل تصوف مخلوق کو اپنی ذات کے اعتبار سے کچھ بھی نہیں سمجھتے بلکہ انہیں ہر مخلوق میں خدا کا جلوہ نظر آتا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں لیتے کہ مخلوق اور خالق میں ذاتی اعتبار سے (نمود باللہ) کوئی اتحاد ہے۔ اس اتحاد والے نظریے کے محققین صوفیاء میں سے کوئی بھی قائل نہیں۔

## وحدة الوجود پر جاہل صوفیوں کا نظریہ:

بعض جاہل صوفیوں کے غلط نظریات کی وجہ سے حق پرست اور صحیح العقیدہ اہل تصوف بھی بدنام ہوئے۔ انہی جاہل صوفیوں کا نظریہ وحدة الوجود کے حوالے سے یہ قائم ہوا کہ ہر چیز حقیقت میں خدا ہے (نعوذ باللہ) حالانکہ یہ عقیدہ کسی بھی محقق صوفی کا نہ تھا اور نہ ہی ہے ایسے ہی بعض جاہل صوفیوں نے منصور بن حلاج کے بارے میں بھی یہ عقیدہ گھڑ لیا تھا کہ جب خدا اس میں اتر اتوا اس نے انسا الحق کا نعرہ مستانہ لگایا کہ میں خدای تو ہوں۔ یعنی یہ کہنے والا خدا تھا نہ کہ منصور، جب کہ خدا تعالیٰ کا کسی پر اترنا، تجلی، کے معنی میں تو استعمال ہو سکتا ہے لیکن حلول اور اتحاد کے معنی ہرگز نہیں۔ پس یہی فرق ہے محققین صوفیاء کرام اور جاہل صوفیاء میں کہ وہ حقیقت میں نعوذ باللہ ہر مخلوق کے اندر خدا مانتے ہیں، مگر محققین صوفیاء میں کہ وہ حقیقت میں نعوذ باللہ ہر مخلوق کے اندر خدا مانتے ہیں، مگر محققین صوفیاء اس کا سختی کے ساتھ رد کرتے ہیں۔

## وحدة الوجود کو وحدة الشہود کا جامہ کیوں پہنایا گیا۔۔۔؟

یہاں پر یہ بات بھی عرض کرنا چلوں کہ وحدة الوجود کو وحدة الشہود کی اصطلاح میں کیوں استعمال کیا گیا، اس کی وجہ یہی جاہل صوفیاء اور وہ سادہ عوام تھی جو وحدة الوجود کا مطلب نہ سمجھتے۔ چنانچہ حضرت تھانویؒ نے اس حوالے سے یوں تجزیہ فرمایا ہے کہ وحدة الوجود اور وحدة الشہود میں حقیقی نہیں صرف لفظی اختلاف ہے۔ مگر چونکہ وحدة الوجود کے معنی عوام میں غلط مشہور تھے اس لئے بعض محققین نے اس کا عنوان بدل دیا۔ (الشف ص ۱۱۴) گویا وحدة الوجود کو وحدة الشہود قرار دے کر عوام الناس کو حقائق سے آگاہ کرنا مقصود تھا۔

## ابن تیمیہ کی تردید کا جواب:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ابن عربیؒ کی بڑی شہرہ سے تردید کی ہے بلکہ نہیں ”لمجد اور“ زندیق “ تک کہا ہے انہی کی تقلید میں آج کے نام نہاد سلفی اور غیر مقلدین بھی یہی راگ الاپ رہے

ہیں حالانکہ ہر بڑے آدمی کے کچھ نہ کچھ تفردات بھی ہوتے ہیں ہر جگہ اور ہر بات میں انکی تائید نہیں کی جاسکتی جیسا کہ ابن تیمیہؒ ایک جگہ لکھتے ہیں حضور ﷺ کی پیدائش کے دن کو جو بعض لوگ خوشی کا دن مناتے ہیں اس میں ان کے لئے ”اگر عظیم“ ہوتا ہے، اس لئے کہ ان کا مقصد نیک ہوتا ہے اور حضور ﷺ کی تعظیم کی نیت ہوتی ہے۔ (الافتاء الصراط المستقیم ص ۲۹۷) ابن تیمیہؒ کے اس اقتباس کو زیر علی زئی صاحب اچھی طرح پڑھیں اور پھر بتلائیں کہ کیا ان کا بھی یہی فتویٰ ہے جو ابن تیمیہؒ ارشاد فرما رہے ہیں یا اس معاملے میں کچھ اور نظریہ رکھتے ہیں۔۔۔؟ اور اگر کوئی اور نظریہ ہے تو پھر یہاں ابن تیمیہؒ کی بات کیوں نہیں مان رہے ذرا سوچ سمجھ کر جواب دیجئے۔

**جلال الدین سیوطیؒ کا ابن عربیؒ کے متعلق نظریہ:**

جلال الدین سیوطیؒ کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ اسلاف میں ایک نمایاں مقام رکھنے والے جلیل القدر محدث اور مفسر قرآن ہیں۔ انہوں نے اعتدال کے دامن کو پکڑے ہوئے ابن عربیؒ کے متعلق یوں فرمایا ہے ”شیخ ابن عربیؒ کے بارے میں قول فیصل یہ ہے کہ ان کے ”ولی“ ہونے کا اعتقاد رکھا جائے لیکن ان کی کتابوں کے مطالعہ کو ناجائز قرار دیا جائے کیونکہ خود انہوں نے فرمایا کہ ایسے لوگ ہیں جن کو ہماری کتابیں دیکھنا جائز نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ صوفیاء کرام نے بعض ایسی اصطلاحات مقرر کر رکھی ہیں جن سے وہ معروف معنی کے علاوہ کچھ اور معنی مراد لیتے ہیں اب اگر کوئی شخص ان کو معروف معنی پہنائے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ امام غزالیؒ نے بھی اپنی بعض کتابوں میں یہ بات لکھی ہے۔ (شذرات الذہب لابن العماص ج ۱ ص ۵) اس عبارت کو بھی علی زئی صاحب ایک دفعہ پھر پڑھیں اور اس کے بعد وہی فتویٰ جو انہوں نے علماء و پوہند پر ابن عربیؒ کی حمایت میں مسلمان ہونے کی وجہ سے لگایا ہے وہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ اور امام غزالیؒ پر بھی لگائیں کیونکہ جلال الدین سیوطیؒ نے ابن عربیؒ کو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ولی بھی کہا ہے۔

**علامہ ابن کثیرؒ کا ابن عربیؒ کے متعلق نظریہ:**

علامہ ابن کثیرؒ کی وہ عبارت جس میں ابن کثیرؒ نے جلال الدین سیوطیؒ کی طرح ابن عربیؒ

کی ”فصوص“ کے متعلق یہ فرمایا کہ ”اس میں بہت سی باتیں ظاہر میں کفر ہیں“ ابن کثیرؒ کا یہ فرمانا کہ ”ظاہر میں کفر ہے“ یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ حقیقت میں اگر ان کے باطنی معنی لئے جائیں جو محققین صوفیاء کرام نے لیے تو پھر ان کی باتیں کفر یہ نہ ہوگی۔ ابن کثیرؒ کچھ آگے چل کر ابن عربیؒ کے بارے میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ آپؒ نے بہت ساری کتابیں تصنیف کیں، تصوف کے طریق پر آپؒ نے بہت سارا کلام کیا اور آپؒ کے اشعار بھی اچھے ہیں اور آپؒ کا جنازہ بھی بہت اچھا تھا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۱۶۷، وفیات ۶۲۸ھ) علامہ ابن کثیرؒ کی بے غبار عبارت زئی صاحب کی بددیانتی پر ماتم کر رہی ہے کہ انہوں نے آدمی عبارت ابن کثیرؒ کی پیش کی اور آدمی چھوڑ دی۔ اس میں کیا راز ہے۔۔۔؟ یہ تو زئی صاحب ہی بتا سکتے ہیں۔

دیگر محدثین کا جواب غیر مقلد علماء کی زبان میں:

جن دیگر علماء کا حوالہ زئی صاحب نے پیش کیا ہے حجرِ درویش العید وغیرہ حضرات شامل ہیں۔ لیکن یہ حوالے بھی زئی صاحب کیلئے سودمند نہیں کیونکہ ان حضرات کے یہ فتوے ابن عربیؒ کی ظاہری عبارات کو دیکھ کر وجود میں آئے تاکہ عوام ان عبارات کو پڑھ کر دھوکے میں نہ پڑیں۔ اور جلال الدین سیوطیؒ وغیرہ نے جو ابن عربیؒ کے متعلق فیصلہ کیا وہ باطن کو دیکھ کر کیا۔ لیکن ہمارے مہربان چونکہ ظاہر کو ہی دیکھے ہیں اس لئے انہیں صرف ظاہر ہی نظر آتا ہے جب کہ حقائق کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ چلیں جلال الدین سیوطیؒ اور امام غزالیؒ نہ سہی زئی صاحب اپنے ہی علماء میں ثواب صدیق حسن خان صاحب اور علامہ وحید الزمان کو ہی پڑھ لیں چنانچہ علامہ صاحب لکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے ابن عربیؒ پر بڑا سخت رد کیا اور تفتازانی نے ان کی اتباع کی ہے لیکن میرے نزدیک حقیقت یہ ہے کہ یہ حضرات شیخ ابن عربیؒ کا مطلب نہیں سمجھتے میں انہوں نے غور نہیں کیا فصوص میں شیخ ابن عربیؒ کے ظاہر الفاظ ان کو نامانوس لگے اگر یہ حضرات فتوحات میں غور کرتے تو جان لیتے کہ اصول اور فروع میں شیخ اہل حدیث ہیں (ہدیۃ المہدی ص ۵۰، ۵۱) اور اگر زئی صاحب ذرا غور کریں تو ای ہدیۃ المہدی میں علامہ وحید الزمان صاحب وحدۃ الوجود کو وہی عقیدہ لکھ رہے ہیں جو محققین صوفیاء کرام کا ہے۔ اگر یقین نہیں آتا تو ہدیۃ المہدی انھار کو خود مطالعہ فرمائیں۔ لیکن

اتنا ضرور کریں کہ مطالعہ کرنے کے بعد علامہ صاحب کو علمائے دیوبند کے ہی خطاب سے نوازیں وحید الزمان کے علاوہ نواب صدیق حسن خان صاحب جو غیر مقلدین کے پیشواؤں میں گنے جاتے ہیں ان کا فرمان بھی ملاحظہ کر لیں تاکہ صرف علماء دیوبند پر ہی الزام نہ آئے۔ چنانچہ نواب صاحب لکھتے ہیں کہ ”میں نے شیخ ابن عربی کی قبر کی زیارت کی اور کئی بار اس سے تبرک حاصل کیا۔ آپ کی قبر پر انوار و برکات کے آثار نمایاں نظر آئے اور وہاں مشاہدہ کئے جانے والے عظیم احوال سے کوئی ”منصف مزاج“ آدمی انکار نہیں کر سکتا۔ (الراج المسکول ص ۱۷۸) اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ ”شیخ ابن عربی اللہ کی ایک ظاہری حجت و دلیل اور واضح نشانیوں میں سے ہیں۔ (ایضاً) غیر مقلدین حضرات اور زنی صاحب علماء دیوبند پر الزام لگانے سے قبل اپنے ان بڑے بزرگوں کا بھی نظریہ وحدۃ الوجود ابن عربی کے حوالے سے پڑھ لیں تاکہ الزام صرف علماء دیوبند پر ہی نہ آئے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ان کے اکابر ابن عربی کے متعلق ایسے نظریات رکھتے ہیں اور ان کے متبعین ابن عربی کو کافر کہنے پر بضد ہیں۔ عام قاری اس متضاد نظریے پر تعجب کرتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ ماقبل والے سچے یا مابعد

تصوف میں جب پیچیدگیاں تو پھر اس پر عمل کیوں۔۔۔۔؟

بعض حضرات یوں بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ جناب جب تصوف و سلوک کی راہ میں اس قدر نزاکتیں ہیں کہ بے احتیاطی میں نوبت کفر و اسلام تک جا پہنچتی ہے تو اس کو خیر باد ہی کہہ دیا جاتا بس فقط قرآن و حدیث کو لے کر چلیں ان کے علاوہ کسی اور چیز کی ضرورت نہیں تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ قرآن کریم میں بھی تو بعض مقامات کے اندر یہ پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں جب ہی تو اعلان خداوندی ہے ”فاسئلوا اهل الذکر ان یتعلمون“ (القرآن) کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھو۔ کیا قرآن پاک میں متشابہات سے دور رہنے کا حکم نہیں دیا گیا...؟ جب قرآن پاک میں بعض مقامات پر ظاہری معنی سے کنارہ کشی اختیار کر کے باطنی اور مجازی معنی کئے جاتے ہیں تو یہی طرز عمل تصوف و سلوک کے پیچیدہ اور مشتبہ مقامات پر کیوں نہیں اپنایا جاتا۔۔۔؟ کیا متشابہات کی وجہ سے قرآن مجید

کو چھوڑنے کی اور تشابہات کو قرآن مجید سے نکالنے کی کوئی بات کر سکتا ہے۔۔۔؟ حضرت موسیٰ کو جس درخت سے ”انی انا اللہ رب العالمین“ کی صدا آئی تھی اس کا جواب بھی مرحمت فرمائیں تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔

اس حدیث مبارکہ کے ظاہر معنی لیں گے یا باطنی۔۔۔؟

امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں یہ حدیث قدسی نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ فرماتے ہیں ”میرا بندہ نوافل کے ذریعے میری قربت حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کر لیتا ہوں تو اس کا وہ کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس حدیث کو اگر اپنے ظاہری معنی پر ہی رہنے دیا جائے تو اس کا جو مطلب بنتا ہے وہ ذبیح علی زنی اچھی طرح سمجھتا ہے لیکن میرے خیال میں اس روایت کا ظاہری معنی کرنے کی بجائے وہ کوئی اور معنی ہی کریں گے۔ سوال یہ ہے کہ جب اس حدیث کے ظاہری معنی سے کفر لازم نہیں آتا تو پھر اہل تصوف کے کلام کو غلط رنگ کیوں دیا جاتا ہے۔۔۔؟ کیا انکے کلام کو صحیح معنی اور مطلب نہیں پہنایا جاسکتا۔۔۔؟

علماء دیوبند کس وحدۃ الوجود کے قائل ہیں۔۔۔۔؟

ذبیح علی زنی صاحب نے علماء دیوبند کے حوالے سے دو ورق سیاہ کئے اور انہیں بھی مورد الزام ٹھہرا کر ابن عربی کی صف میں شامل کیا ہے۔ لیکن یہ بات سائل کو نہ بتائی کہ وحدۃ الوجود میں علماء دیوبند، محققین صوفیہ کے نقش قدم پر چلتے ہیں نہ کہ جاہل صوفیوں کے۔ اس سلسلے میں حضرت اقدس مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد صاحبؒ کے فتوے کا اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ علماء دیوبند کی طرف سے معاملہ صاف ہو جائے۔ چنانچہ مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ حاصل اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود کامل ہے اور اسکے مقابلے میں تمام موجودات کا وجود اتنا ناقص ہے کہ کالعدم ہے عام محاورہ میں کامل مقابلہ میں ناقص کو معدوم سے تعبیر کیا جاتا ہے جیسے کسی بہت بڑے علامہ کے مقابلہ میں معمولی تعلیم یافتہ کو یا کسی مشہور پہلوان کے مقابلہ میں معمولی شخص کو کہا جاتا ہے یہ تو اس

کے سامنے کچھ بھی نہیں حالانکہ اسکی ذات و صفات تو موجود ہیں مگر کامل کے مقابلے میں انہیں معدوم قرار دیا جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے وجود کامل کے سامنے تمام مخلوقات کے وجود کو حضرات صوفیاء معدوم قرار دیتے ہیں۔ (اور کچھ آگے چل کر لکھتے) اسی طرح عینیت اصطلاح صوفیاء میں بمعنی احتیاج ہے اس معنی سے جملہ مخلوق عین خالق ہے یعنی اس کی محتاج ہے پھر کبھی عینیت میں یہ قید لگا دیتے ہیں کہ اس احتیاج کی معرفت بھی ہو اس معنی سے صرف عارف کیلئے عینیت ثابت کرتے ہیں پھر بعض اوقات ایک قید مزید بڑھا دیتے ہیں کہ اس معرفت میں اس قدر استغراق ہو کہ جملہ مخلوق حتیٰ کہ اپنی ذات کی طرف التفات بھی نہ رہے۔ (اور کچھ آگے چل کر مزید لکھتے) جاہل صوفیوں کے فتنہ سے امت کی حفاظت کیلئے اہل ارشاد نے وحدۃ الوجود کی اصطلاح کو وحدۃ الشہود سے بدل دیا اس میں فتنہ کا خطرہ نہیں کیونکہ اس میں غیر کے وجود کی نفی نہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جملہ موجودات میں سے شہود اور التفات صرف ایک ذات کی طرف ہے (احسن الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۵۴) یہ فتویٰ علمائے دیوبند کی ترجمانی کیلئے کافی ہے اب اگر اس کے باوجود زکی صاحب علمائے دیوبند کو وحدۃ الوجود کے مسئلہ میں محققین صوفیاء سے ہٹا کر جاہل صوفیوں کی صف میں لانا چاہتے ہیں تو یہ ان کی سینہ زدوری ہے ہم اس میں انکو کیا کہہ سکتے ہیں۔

خود ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں  
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

آخری گزارش:

انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ اگر علمائے کرام ابن عربی کے متعلق مختلف نظریے ہیں تو پھر انکے معاملے میں خاموشی اختیار کی جاتی لیکن زکی صاحب نے اپنے تحقیق کے قلم سے ایک مسلمان کو کافر بنا کر چھوڑا بلکہ بیسیوں مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا حالانکہ اہل علم و اہل تقویٰ کی تحقیق کا یہ رویہ نہیں ہوتا بلکہ وہ کفر و اسلام کے معاملے میں بڑے محتاط ہو کر چلتے ہیں کیا زکی صاحب کو یہ علم نہیں کہ کہ جرح کرنے والوں نے تو امام بخاریؒ اور امام اعظم ابوحنیفہؒ جیسے ائمہ کو بھی معاف نہیں کیا۔۔۔؟ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے والا بنائے اور اہل تقویٰ پر من گھڑت الزامات لگانے سے محفوظ رکھے (امین یا رب العالمین)

## جماعت المسلمین کے عقائد و نظریات کا علمی و تحقیقی جائزہ

(قسط نمبر ۴)

مولانا محمد رضوان عزیز صاحب

دلیل نمبر ۲۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ولا جناح علیکم ان تنکحوهن اذا اتیتموھن اجودھن (سورۃ الممتحنہ آیت ۱۰) اور تم کو ان عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تم ان کے حق مہر ادا کر دو۔

اس آیت مبارکہ میں مہاجر عورتوں کا حکم بیان فرمایا جا رہا ہے۔ کہ جو عورتیں دار لکھڑ سے ہجرت کر کے دارالاسلام میں آجائیں تو ان کے حق مہر ادا کر کے ان سے نکاح کر لو اور حق مہر کو اللہ تعالیٰ اجرت سے تعبیر فرما رہے ہیں۔ جبکہ نکاح ایک مسنون عبادت ہے اور اس عبادت کی ادائیگی کیلئے اللہ تعالیٰ اجرت کی شرط لگا رہے ہیں تو معلوم ہوا موردیہ کی ادائیگی پر اجرت لینا حرام نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۳۔ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان (سورۃ الرمن آیت ۶۰) نیکی کا بدلہ نیکی کے مساوی کچھ نہیں ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اصول زیت بیان فرما رہے ہیں کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہے۔ یعنی اگر ایک آدمی ملکی سرحدوں پر پہرہ دے رہا ہے یا دین کی سرحدیں اسکی وجہ سے محفوظ ہیں یا کوئی قاضی عدالت میں شرعی فیصلے کر رہا ہے یا معلم بچوں کو زیور علم سے آراستہ کر رہا ہے یا امام جہالت میں پڑی قوم کو نور ہدایت سے روشناس کروا رہا ہے یہ سب قوم کے محسن ہیں اور ان کے احسان کا بدلہ دینا پوری قوم کی ذمہ داری ہے۔ اب احسان کا بدلہ یہ تو ہونی نہیں سکتا کہ اسے بھی پڑھایا جائے کیونکہ وہ تو پہلے ہی پڑھا ہوا ہے بس اس کے احسان کے بدلے کی یہی صورت ہے کہ اسے فکر معاش سے آزاد کر دوتا کہ یہ بے فکری سے تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رکھ سکے۔ اور اس احسان کے بدلے کی بہترین صورت یہی ہے کہ اس کی محنت کی تنخواہ دی جائے

دلیل نمبر ۴۔ فجاءتہ احداھما تمشی علی استحياء قالت ان ابی یدعوك

لیجزیک اجر ما سقیتم لنا (سورۃ القصص آیت نمبر ۲۵)



ان میں سے ایک لڑکی حیا کے فرش پر چلتی ہوئی آئی اور کہا کہ میرے والد صاحب آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اجرت دیں اس کی جو آپ نے ہمیں پلا یا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک مصر سے ہجرت کر کے مدین کے کنویں پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ عورتیں بکریوں کو پانی پلاتا چاہتی ہیں مگر پانی نکالنے کی ہمت نہیں رکھتیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کنویں سے پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا۔ وہ جلدی گھر چلی گئیں تو ان کے والد حضرت شعیب علیہ السلام نے سبب دریافت کیا سبب معلوم ہونے کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلا بھیجا تو حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی نے خوب صورت اسلوب اختیار فرمایا، اے ابی! بذعوک لیجز یک اجر ما سقت لنا یہاں پر علامہ سید محمود آلوسی البغدادیؒ نے بہت ہی دلچسپ نکتہ ارشاد فرمایا ہے لیجز یک اجر ما سقت لنا ای جزاء سفیک ان ما مصدریہ ولا یجوز ان تكون موصولة لان ما یستحق علیہ الاجر فغله لا ما سقاہ اذ هو المال المباح (تفسیر روح المعانی ج ۱۱ ص ۶۵ مکتبہ امدادیہ) یعنی اجر ما سقت لنا میں جو لفظ ماء ہے وہ مصدریہ ہے موصولہ نہیں اس لئے کہ اجرت کا مستحق اس کا فعل ہے نہ کہ وہ چیز جو پلائی گئی کیونکہ پانی تو ایک مباح چیز ہے۔

اب پانی کی اجرت تو نہیں دی گئی۔ بلکہ پانی پلانے کا جو فعل ہے اس کی اجرت دی گئی ہے لہذا معلمین مدرسین یا آئمہ و خطباء حضرات جو تنخواہ لیتے ہیں وہ قرآن و حدیث کی اجرت نہیں ہوتی بلکہ جو یہ تعلیم دیتے ہیں اس فعل کی اجرت ہے۔ اس لئے کیپٹن عثمانی اور جماعت المسلمین کے عقل و خرد سے تہی دست مادرِ اذ علمی یتیموں کا شور کرنا کہ علماء قرآن بیچ کر کھاتے ہیں اور ائمہ حرام خور ہیں محض عثمانیوں اور مسعودیوں کی بادِ شکم ہے جس کا مخرج ان کا منہ بن گیا ہے جسے متنبی شاعر نے کہا ہے۔

وتلک صموت ذاناطق۔۔۔ اذ احرکوه فساء و هذا۔

کہ بت خاموش ہیں اور یہ بولتے ہیں جب ان کو حرکت دی جائے تو منہ سے مغلطات اور سمت مخالف سے ہوائیات کا اخراج کرتے ہیں۔

دلیل نمبر ۵۔ بخاری شریف جو کہ حدیث کی اصح ترین کتاب ہے۔ اور فریق مخالف کو بھی تسلیم

کیے بغیر چارہ کار نہیں اس میں امام بخاریؒ نے باب قائم فرمایا۔ باب رزق الحکام والعاملین علیہا وکان شریح القاضی یاخذ علی القضاء اجرا وقالت عائشةؓ یا کل الوصی بقدر عملانہ واکل ابو بکرؓ وعمرؓ (بخاری ص ۶۲۲ ج ۲)

یہ باب ہے حکام اور عاملین کے رزق کے بیان میں اور قاضی شریح فیصلہ کرنے کی اجرت لیتے تھے اور حضرت عائشہؓ ثمراتی ہیں وصی بھی مال وصیت سے بقدر عمل کھا سکتا ہے کیونکہ ابو بکرؓ و عمرؓ بھی کھاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ منصب پر فائز شخص اپنی محنت کی تنخواہ لے سکتا ہے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ جیسے جلیل القدر اصحاب بیت المال سے بقدر ضرورت تنخواہ لے سکتے ہیں تو آج تنخواہ کیوں حرام ہوگی۔۔۔؟ خود حضرت عمرؓ کا مبارک کارشاد صحیح بخاریؒ میں موجود ہے کہ کان النبی ﷺ یعطینی العطاء فاقول اَعْطِهِ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى اَعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا فَلَنتُ اَعْطُهُ مِنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّي فَفَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَكَصَّدَقْ بِهِ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۶۱ رقم الحدیث ۷۱۶۲) یعنی حضرت عمرؓ کو رسول ﷺ نے کچھ مال دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ یا رسول ﷺ مجھ سے زیادہ مستحق کو عطا فرمادیجئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مال لیکر پہلے مالدار بن جا پھر بے شک اسے صدقہ کر دے۔

دلیل نمبر ۶۔ ابوداؤد شریف میں امام ابوداؤدؒ نے باب قائم فرمایا، باب فی اَرْزَاقِ الْعَمَالِ کہ یہ باب ہے عمال حضرات کے رزق کے بیان میں عن عبد اللہ بن بربد عن ابیہ عن النبی ﷺ قَالَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ فَمَا اخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۰۸ رقم الحدیث ۲۹۴۳) حضرت عبداللہ بن بربدؓ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم کسی کو کسی کام پر عامل مقرر کریں تو اسے اجرت بھی دیتے ہیں پس جو بعد میں کچھ لے گا وہ خیانت ہوگی۔

دلیل نمبر ۷۔ عن ابن الساعدیؒ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ الصَّدِيقَةُ فَلَمَّا فَرَغْتَ امْرَأَتِي بِعَمَالَةٍ فَلَمْتُ السَّاعِدَةَ لِلَّهِ قَالَ خِذْهَا اَعْطَيْتُ فَاَنِي قَدْ عَمَلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ ﷺ فَعَمَلَنِي (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۰۸ رقم الحدیث ۲۹۴۳)

حضرت ابن ساعدیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ نے صدقہ کی وصولیابی پر عامل مقرر فرمایا لہذا جب میں قاریغ ہوا تو میرے لئے اجرت کا حکم دیا گیا میں نے عرض کی کہ میں نے یہ خدمت اللہ کیلئے انجام دی ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا تنخواہ لے لو بے شک ہم بھی رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں عامل بنائے گئے اور ہمیں اجرت دی گئی۔ لہذا یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ نیکی کے کاموں پر اجرت لینے کا طریقہ نبی ﷺ کے مبارک دور میں بھی جاری تھا 14 سو سال بعد وہائی مرض کی طرح منصہ شہود پر نمودار ہونے والے وادی ظلمت کے راہی کیا جانے کہ شریعت محمدیؐ کس قدر جامع اور منور ہے۔ جن کے دل بغض سے قانع زدہ ہوں انہیں بادۂ عرفان کیسے نصیب ہوگا۔

دلوں میں تو اب چراغ آگئی ہوتے نہیں روشن

فضائل میں منور اب چراغ طور کیا ہوں گے

دلیل نمبر ۸۔ صحیح بخاری میں حدیث مبارکہ ہے عن ابن عباسؓ ان نفراً من اصحاب النبی ﷺ مروء بماء فیہم لدیغ او سلیم فعرض لہم رجل "من اهل الماء فقال هل فیکم من راق ان فی الماء رجلاً لدیغاً او سلیماً فانطلق رجل" منهم فقراء بفاتحة الكتاب علی شاء فبراء فجاء بالشاء الی اصحابہ فکروا ذلک وقالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرأ حتی قدموا المدينة فقالوا یا رسول اللہ ﷺ اخذ علی کتاب اللہ اجرأ فقال رسول اللہ ﷺ ان احق ما اخذتم علیہ اجرأ کتاب اللہ (بخاری باب الشروط فی الرقیۃ بقطع من الغنم ج ۲ ص ۸۵۳ ر ۸۵۳) واقعہ یہ ہے کہ صحابہؓ میں سے کچھ افراد ایک چشمے کے پاس سے گزرے وہاں مقامی لوگوں میں سے کسی آدمی کو سانپ نے ڈس لیا تھا انہوں نے صحابہؓ سے عرض کی آپ لوگوں میں کوئی دم وغیرہ کا جانے والا ہے ایک صحابیؓ نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ آدمی ٹھیک ہو گیا لہذا انہوں نے کچھ بکریاں ہدیہ میں دیں بقیہ صحابہؓ نے اسکو نہ پسند فرمایا اور کہا کہ آپ نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے جب وہ مدینہ منورہ میں واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ سے سارا واقعہ عرض کیا کہ ہم نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اجرت کی سب سے زیادہ مستحق تو ہے

یہی کتاب اللہ اب اتنی صریح حدیث مبارک کے ہوتے ہوئے علماء دین پر طعن و تشنیع کرنا کہ وہ تعلیم قرآن کی اجرت لیتے ہیں یہ عدل و انصاف کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔۔۔؟ عثمانی اور مسعودی حضرات جو تنخواہ کے حرام ہونے پر ابن ماجہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ ایک صحابیؓ نے قرآن پڑھایا اور کمان لی تو اللہ کے نبی ﷺ نے وہ کمان واپس کر دیا لہذا تنخواہ لینا جائز نہیں ہے۔ یہ حدیث کئی وجوہ سے قابل استدلال نہیں ہے۔

نمبر (۱)۔۔ حدیث رقیہ جو اوپر مذکور ہے اس سے منسوخ ہے۔ نمبر (۲)۔۔ عبدالرحمان بن الاسود اس روایت میں ایک راوی ہے جو کہ مجہول ہے۔ نمبر (۳)۔۔ اس حدیث کو محدثین نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ اب اس قدر مجروح اور کمزور روایت کو صحیح حدیث کے مقابلہ میں پیش کرنا محض ہٹ دھری یا اصول حدیث سے جہالت ہی ہو سکتی ہے۔ غیر مقلدین عثمانیوں مسعودیوں اور مہاتموں وغیرہ یہ اجتماعی مزاج ہے کہ اپنے مخصوص نظریات کے خلاف پیغمبر ﷺ کا فرمان ہو یا اللہ کا قرآن ہو یہ اسے ذرہ برابر اہمیت نہیں دیتے اب ایسی خبر زمینوں پر قرآن و حدیث کی نورانی بارش سے کیا حاصل۔۔۔؟ صدیوں کی جہالت اور قرون کی ضلالت کے مظہر لوگ کب صراطِ مستقیم کے طالب ہو سکتے ہیں۔

پھولوں کو صبا لاکھ گلستاں میں ہنالے

پھر بھی یہ علاج غمِ شبنم تو نہیں ہے

دلیل نمبر ۹۔ عن عدی بن عمیرؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من استعملناہ علیٰ

عَمَلٍ فَلِیَاءُتْ بِقَلْبِلْہِ وَکَثِیْرَہُ فَمَا اَدْنٰی مِنْہُ اِخْذْہُ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۲۶)

حضرت عدی بن عمیرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اگر کسی کو کسی کام پر عامل مقرر کریں تو وہ تمام قلیل کثیر ہمارے پاس لائے اور جو چیز اس میں سے اسے دی جائے وہ اسے لے لے۔

دلیل نمبر ۱۰۔ حضرت عمرؓ نے مؤذنوں، اماموں، معلموں اور مجاہدوں کی تنخواہیں مقرر فرمائی

ہیں..... (جاری ہے)

## سفرنامہ مولانا محمد ابوبکر غازی پوری مدظلہ

مولانا محمد محمود عالم صغیر اداکار ڈراموں مدظلہ (قسط نمبر ۴)

جن الفاظ سے حضرت غازی پوری نے حضرت قاضی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں حضرت کا کیا مقام تھا بندہ نے عرض کیا کہ میں نے حضرت قاضی صاحب جیسا دلی کمال کوئی نہیں دیکھا یہی رائے حضرت اداکار ڈراموں کی تھی کہ حضرت لاہوری کے بعد حضرت قاضی صاحب جیسا کوئی نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ حضرت کی بیعت حضرت قاضی صاحب سے تھی مولانا غازی پوری نے مدینہ میں حضرت کی زیارت کی تھی اور بتایا کہ حضرت دس منٹ تک مجھے سینے سے لگائے رہے اس کی کیفیات کئی دنوں تک میں محسوس کرتا رہا حضرت قاضی صاحب کے بعد حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں جانا ایک فطری عمل تھا جس کے لئے غازی پوری بے تاب تھے پھر محل سے فراغت کے بعد ہم مخدوم پور کے لئے روانہ ہوئے رات تقریباً نو بجے ہم مخدوم پور پہنچے حضرت اقدس شاہ صاحب کی ملاقات بعد نماز مغرب انتہائی مشکل ہوتی ہے خیر حضرت نے کمال شفقت سے ملاقات کے لئے وقت عنایت فرما دیا اہل دل نے اہل دل کو کیا کیا دیا جب مجلس برخواست ہوئی تو ہم سب کے سامنے حضرت کی تحریر خلافت تھی۔

حضرت غازی پوری جب دارالعلوم پہنچے تو اس ملاقات کے متعلق یہ شعر سنایا

نہ کچھ کہنے کی فرصت ہے نہ کچھ سننے کی ہمت ہے

ان کو دیکھتے جاؤ بس یہ موقع غنیمت ہے

حضرت شاہ صاحب نے اپنی بابرکت کپڑے کی ایک ٹوپی جس میں حضرت کے تبرک روپے موجود رہتے ہیں اور علماء طلباء پر نوازش فرماتے رہتے ہیں حضرت غازی پوری صاحب کو پانچ سو روپے عنایت فرمائے یہاں سے فیض یاب ہونے کے بعد ملک کی عظیم درسگاہ دارالعلوم کبیر والا کے لئے عازم سفر ہوئے وہاں پہلے سے اطلاع کی جا چکی تھی دارالعلوم کبیر والا کے اساتذہ کرام شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشد صاحب مہتمم دارالعلوم کبیر والا استاذ العلماء حضرت مولانا اسماعیل

صاحب خاص طور پر انتظار میں تھے جب ہم وہاں پہنچے تو مسجد میں جماعت ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ کے اساتذہ خصوصاً مذکورہ حضرات تشریف لے آئے اور رات دیر تک اصحاب علم و فضل کی مجلس جمی رہی استاذ مکرم مولانا ارشاد صاحب کی شفقت اور مولانا اسماعیل صاحب کی محبت قابل دید تھی موخر الذکر شفقت سے مجھے فرمانے لگے کچھ کھایا پیا کرو خود چٹنے ہو اور کتابیں اپنے سے موٹی لکھ رہے ہو صبح نماز فجر کے بعد دارالعلوم کی عظیم مسجد میں حضرت کا بیان شروع ہوا حضرت کا تعارف کرواتے ہوئے مناظر اسلام مولانا محمد الیاس کھمن صاحب نے فرمایا کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ ہم میں نہیں رہے پاک و ہند میں ان کے جانشین جن کا فیض برصغیر کے علاوہ عرب سعودی عرب امریکہ وغیرہ میں بھی پھیل رہا ہے مولانا ابو بکر غازی پوری صاحب ہیں میں حضرت سے درخواست کرتا ہوں کہ بیان فرمائیں مولانا غازی پوری صاحب نے خطبہ کے بعد بیان اس بات سے شروع فرمایا۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کا مجھے جانشین کہا گیا ہے حضرت کے علم کا سوا حصہ بھی ہمیں نصیب ہو جائے تو بڑی بات ہے ان جیسے انسان صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں مگر افسوس ہے کہ پاکستان کے علماء نے ان کی قدر نہ کی علم تو ان لوگوں کے پاس تھا ہم تو ان کی باتوں کو یاد کر کے اپنے الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں مولانا غازی پوری تقریباً دس منٹ تک حضرت اوکاڑویؒ کا مقام و مرتبہ بیان کرتے رہے مولانا نے ایسی باتوں کا اظہار اپنے اس مضمون میں بھی کیا ہے جو کہ ماہنامہ الخیر میں شائع ہو چکا ہے۔

مولانا غازی پوری بیان سے فارغ ہوئے تو لمسی کے ساتھ ناشتہ تیار تھا جبکہ ناشتہ جامعہ قادریہ حنیفہ جا کر کرنا تھا اس لئے یہاں لمسی پر ہی اکتفاء کیا گیا ہاں یاد آیا کہ مولانا غازی پوری دونوں چیزیں لمسی اور چائے شوق سے پیتے جبکہ بندہ اور مولانا الیاس کھمن چائے سے انتہائی دور اور لمسی کے دلدادہ ہیں وہاں سے فراغت کے بعد جامعہ قادریہ حنیفہ صادق آباد میں ملتان کے لئے عازم سفر ہوئے راستہ میں جامعہ کی ایک شاخ جامعہ خالد بن ولید قادری پور راواں گاڑی میں ہی دعا کی اور پھر کچھ دیر

بعد جامعہ قادریہ جا پہنچے جامعہ قادریہ ماشاء اللہ ان مدارس میں سے ایک ہے جنہوں نے حال ہی میں ترقی کی منازل بہت جلد طے کی ہیں مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا نواز صاحب صاحبِ علم و عمل انسان ہیں حضرت اوکاڑویؒ سے بھی اچھا تعلق تھا بلکہ حضرت اوکاڑویؒ نے ان کو اتحادِ کلمتان کا امیر بنانے کا ارادہ بھی کیا تھا مگر مولانا نے اپنی تدریسی مصروفیات کی وجہ سے معذرت کر لی تھی وہاں حضرت غازی پوری صاحب کا بیان ہوا بیان کے بعد مدرسہ کے دفتر میں بیٹھے رہے ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر اس کے بعد ہمارا قیام ملتان کے معروف مدرسہ جامعہ عمر بن خطابؓ میں تھا جامعہ عمر بن خطابؓ اگرچہ تبلیغی ذوق کا مدرسہ مگر اس کے بانی حضرت مولانا کریم بخش صاحب مسلکی مزاج بھرپور رکھتے ہیں بندہ کو یاد ہے کہ حضرت اوکاڑویؒ کافی دفعہ جامعہ میں بیان کے لئے تشریف لائے اور مولانا کریم بخش صاحب وہاں کئی دفعہ بغرض زیارت حاضر ہوئے ایک دفعہ عصر کے بعد تشریف لائے حضرت آرام کر رہے تھے طبیعت ناساز تھی مولانا نے وہیں ماتھے پر بوسہ دیا اور ادب سے باہر نکل آئے شاید یہ آخری ملاقات تھی جو مولانا حضرت اوکاڑویؒ سے ان کی ہوئی مولانا کریم بخش صاحب مع اپنے رفقاء کے مدرسہ کے گیٹ پر استقبال کے لئے موجود تھے کمرہ میں جا کر بیٹھایا گیا حضرت غازی پوری کے بائیں جانب بندہ بیٹھا تھا کہ عظیم عالم دین جامع المعقولات والمعنولات حضرت مولانا محمد ٹیپین صاحب صابر بغرض زیارت تشریف لے آئے۔ مولانا ٹیپین صاحب وارا العلوم کبر والا جامعہ رشیدیہ ساہیوال جامعہ خیر المدارس اپنے فیوضات پھیلا چکے ہیں اور ملک میں مایہ ناز مدرسین میں آپ کا شمار ہے۔

## حیات النبی ﷺ (اثر جون پوری)

مگر جو ہو رہا ہے نبیؐ کی حیات کا

اعلان کر رہا ہے وہ خود اپنی مات کا

خود بند کر رہا ہے شفاعت کے باب کو

کیا خواب دیکھتا ہے مماتی نجات کا



ابن خان محمد

## غیر مقلدین اور مخالفت نبی ﷺ

غیر مقلدین مندرجہ ذیل امور میں حضور ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں

1... آج کل غیر مقلدین چاند رات سے نماز تراویح کی جماعت شروع کرتے ہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ نے ساری زندگی میں ایک بار بھی چاند رات سے یہ جماعت شروع نہیں کرائی یہ سنت نبوی ﷺ نہیں بلکہ سنت خلفاء راشدینؓ ہے۔

2..... آج کل غیر مقلدین پورا ماہ رمضان نماز تراویح باجماعت ادا کرتے ہیں جبکہ آنحضرت ﷺ نے مسجد میں آئے ہوئے لوگوں کو فرمایا تھا اپنے گھر نماز پڑھو یہ سارا مہینہ جماعت تراویح سنت نبوی ﷺ نہیں بلکہ سنت خلفاء راشدینؓ ہے۔

3..... آج کل غیر مقلدین ہر سال رمضان میں تراویح باجماعت ادا کرتے ہیں جبکہ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک سال آخری عشرہ میں تین دن جماعت کروائی تھی یہ بھی سنت نبویؐ ہرگز نہیں ہے بلکہ سنت خلفاء راشدینؓ ہے۔

4..... آج کل غیر مقلدین پورا مہینہ رمضان میں عشاء کے فوراً بعد نماز تراویح پڑھتے ہیں حالانکہ یہ سنت نبویؐ ہرگز نہیں ہم تو اسے سنت خلفاء راشدینؓ کہتے ہیں مگر مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبدالقادر حصاروی فرماتے ہیں: بہر حال نماز عشاء کے بعد تراویح جماعت کے ساتھ ہمیشہ ادا کرنا جیسا کہ عام طور پر مروج ہے نہ تعالٰیٰ نبویؐ سے ثابت ہے نہ تعالٰیٰ خلفائے اربعہ سے اس لئے یہ سنت نہیں جائز ہے۔ (صحیفہ اہل حدیث کراچی یکم رمضان ۱۳۹۲ھ)

5..... آج کل غیر مقلدین نماز تراویح باجماعت میں قرآن پاک ختم کرتے ہیں حالانکہ نماز تراویح میں قرآن پاک کا ختم ہرگز سنت نبویؐ نہیں ہے بلکہ سنت صحابہؓ ہے

6..... آج کل غیر مقلدین تراویح میں ختم قرآن کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ مولانا حصاروی لکھتے ہیں: کسی قرآن خوان کو امام بنا کر گھر میں جماعت کرا لیا کریں۔ اس طرح ختم قرآن اور جماعت کا ثواب بھی حاصل ہو جائے گا یا سورۃ قل ھواللہ ہر رکعت میں تین بار پڑھ لیا



کریں۔ (ملخصاً ایضاً)

7..... آج کل غیر مقلدین نماز تراویح کے بعد سو جاتے ہیں حالانکہ یہ سنت نبوی ﷺ نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا آپ مگر کس لیتے اور پورا مہینہ رات کو نہ سوتے۔ (عزیزی ص ۱۲۷ ج ۳ بحوالہ شعب الایمان بیہقی) ہاں صحابہ کرام کا سو

جاننا ثابت ہے۔ عہد قارونی میں والی تمامون عنہا الحدیث۔ (بخاری ص ۲۶۹ ج ۲)

8..... صحیح بخاری شریف ص ۲۶۹ ج ۲ پر ہے کہ رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں آنحضرت ﷺ اپنی ازواج مطہرات کو بھی بیدار رکھتے ہیں جب کہ غیر مقلدین اپنی بیویوں کو بیدار نہیں رکھتے۔

9..... آج کل غیر مقلدین تراویح میں قرآن پاک اس طرح دیکھ کر پڑھتے ہیں کہ اٹھایا ہوا ہے ورق گردانی بھی ہو رہی ہے رکوع کے وقت نیچے زمین پر رکھ دیتے ہیں اگلی رکعت میں پھر اٹھا لیتے ہیں یہ طریقہ نماز تراویح میں ہرگز ہرگز سنت نبوی سے ثابت نہیں ہے۔

کتابوں کی معیاری کمپوزنگ کیلئے تشریف لائیں!

مشاد کی کارڈ ہر قسم کی چھپائی کیلئے

ایڈوٹائزر

اندرون راجہ مارکیٹ کارخانہ بازار سرگودھا ۰۰۰ Cell: 0300-6014073

## تراویح کے بارے میں غیر مقلدین سے چند سوالات؟

الحاج  
مولانا محمد حارث  
صاحب

نماز تراویح کے بارے میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات غیر مقلدین  
کسی حدیث صحیح صریح غیر معارض سے نہیں دے سکتے: (انشاء اللہ)

سوال 1..... جس طرح احادیث میں نماز فجر ظہر عصر مغرب عشاء صبحی تہجد وتر نمازوں کے نام آئے ہیں کہ کیا کسی صحیح حدیث میں کسی نماز کا نام تراویح بھی آیا ہے یا نہیں؟

سوال 2..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ چار رکعت رات کے وقت پڑھتے تھے۔ یسوع واطال پھر کافی دیر تک استراحت اور وقفہ کرتے تھے۔ (بیہقی ص ۴۹۷/۴) امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے مگر پوری امت نے اس نماز کا نام تراویح رکھا ہے گویا تلقی بالقبول کی وجہ سے یہ روایت مقبول ہے۔ اس تلقی بالقبول سے ہی خود غیر مقلدین نے اس نماز کا نام تراویح رکھا ہے۔

سوال 3..... حضرت عمرؓ چار رکعت کے بعد ترویج فرماتے ہیں کہ آدمی سلع پہاڑ تک جا سکے۔ (بیہقی ص ۴۹۷/۴)

سوال 4..... فتاویٰ علماء حدیث ص ۲۴۱/۶ پر ہے ”نماز تراویح کی تعریف علماء نے یہ لکھی ہے کہ نماز تراویح وہ نماز ہے جو ماہ رمضان کی راتوں میں عشاء کے بعد باجماعت پڑھی جائے اور اس نماز کا نام تراویح اس لئے رکھا گیا کہ لوگ اس میں ہر چار رکعت کے بعد استراحت کرنے لگے کیونکہ تراویح ترویج کی جمع ہے اور ترویج کے معنی ایک مرتبہ آرام کرنے کے ہیں۔“

سوال 5..... فتاویٰ علماء حدیث ص ۲۴۳/۲ پر ہے ”قیام رمضان نماز تراویح سے اہم ہے کیونکہ نماز تراویح میں جماعت بھی شرط ہے۔ اگر اکیلے اکیلے پڑھیں تو تراویح نہ ہوگی بخلاف قیام رمضان کے کہ اس میں جماعت شرط نہیں خواہ جماعت کے ساتھ پڑھیں خواہ اکیلے اکیلے پڑھیں۔“

سوال 6..... اگر تراویح پہلے وقت میں پڑھے تو صرف تراویح ہے پچھلے وقت میں پڑھے تو تہجد

کے قائم مقام ہوتی ہے۔ (ایضاً ص ۳۲۹)

سوال 7..... نماز تہجد تو سارے سال میں ہوتی ہے اور تراویح خاص رمضان میں ہے۔ (ایضاً ص ۶۲۰/ج ۶)

سوال 8..... جو شخص رمضان میں عشاء کے وقت نماز تراویح پڑھ لے وہ آخر وقت میں تہجد پڑھ سکتا ہے۔ تہجد کا وقت ہی صبح سے پہلے کا ہے اول شب میں تہجد نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ علماء حدیث ص ۶۳۱/ج ۶)

سوال 9..... تراویح اور تہجد ایک نماز ہے یہ قرآن کی آیت یا حدیث صحیح سے ثابت فرمائیں! اپنے قیاسات لکھ کر شیطان نہ بنیں! امتیوں کے اقوال لکھ کر مشرک نہ بنیں۔

سوال 10..... کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک نماز کا نام گیارہ مہینے تہجد ہے اور بارہویں مہینے تراویح ہے؟

سوال 11..... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ نماز گیارہ ماہ نفل ہے اور بارہویں مہینے سنت ہے؟

سوال 12..... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گیارہ مہینے اس نماز کا وقت رات کا آخری حصہ ہے اور بارہویں مہینے اس کا وقت عشاء کے فوراً بعد ہے؟

سوال 13..... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گیارہ مہینے یہ نماز اکیلے پڑھو اور بارہویں مہینے باجماعت پڑھو؟

سوال 14..... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گیارہ مہینے اس میں قرآن ختم کرنا سنت نہیں! ہاں بارہویں مہینے میں قرآن ختم کرنا سنت ہے؟

سوال 15..... ایک شخص نے ساری عمر میں تین دن نماز تراویح باجماعت پڑھی ہیں! اب نہیں پڑھتا کیا وہ گناہ گار ہے؟

سوال 16..... جن محدثین اور فقہانے حدیث اور فقہ کی کتابوں میں نماز تہجد نماز تراویح اور نماز

وتر کے ابواب الگ الگ باندھے ہیں وہ لوگ منکر حدیث ہیں یا کیا؟

سوال 17..... بعض غیر مقلدین اس قسم کی شرط لگایا کرتے ہیں کہ خود حضرت عمرؓ کا بیس رکعت میں شامل ہونا دکھاؤ، تو کیا یہ شرط کسی حدیث کے مطابق ہے؟ اگر کوئی یوں کہے کہ خود حضور ﷺ اور صدیق اکبرؓ کا اپنے ہاتھ سے قرآن جمع کرنا ثابت کر دو ورنہ ہم یہ قرآن نہیں مانتے یا خود حضرت عثمانؓ سے جمع کی پہلی اذان دینا ثابت کر دو ورنہ ہم یہ اذان نہیں مانتے؟ آیا اس کا یہ کہنا صحیح ہے؟

سوال 18..... کیا خود حضرت عمرؓ کا تراویح کی جماعت میں شامل ہونا پورا ماہ اول شب تراویح پڑھنا پورا ماہ مسجد میں تراویح پڑھنا پورا رمضان وتر جماعت سے پڑھنا تراویح میں پورا قرآن خود پڑھنا یا سننا ثابت ہے؟ یا ان سب کاموں کو بھی چھوڑ دیا جائے گا؟

علمائے کرام، طلباء عظام اور خصوصاً تبلیغی حضرات کیلئے

منظر اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھٹن دامت برکاتہم

انمول تحفہ

سر تحقیقی، علمی قلم اور محدثانہ مناظرانہ انداز میں لکھی گئی تازہ ترین تالیف

فضائل اعمال

منظر عام پر آچکی ہے

اعتراضات علی مجاہدہ

جس میں قرآن مجید کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب فضائل اعمال پر پرکے گئے بے جا اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے گئے ہیں  
قیمت - 15 روپے

# قافلہ باطل سے قافلہ حق کی طرف

رحمۃ اللہ علیہ امین خان محمد

اس عنوان کے تحت ان خوش قسمت حضرات کے اسٹریو کا اہتمام کیا جائیگا جن حضرات نے عصر حاضر میں قافلہ کفر کو چھوڑ کر اسلام یا قافلہ بدعت کو چھوڑ کر قافلہ سنت کو اختیار کیا۔ (ادارہ)

(راعی الی الحق حافظ محمد بن عبدالرزاق)

قارئین قافلہ حق!

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور فضل ہے کہ آپ حضرات کی دعاؤں سے حضرت ادکاڑویؒ کا تیار کردہ اہل حق کا قافلہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ دن بدن اپنے مسلک حق مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کے پرچار میں اپنی ترقی کی طرف اپنی تیز رفتاری سے گامزن ہے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس عالمی جماعت کو فقہاء احناف کی تشریحات کے مطابق قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام اور اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد و مسائل کی اشاعت کرنے کے لئے دن و گنی رات چوگنی ترقیات نصیب فرمائی حسب سابق اس مرتبہ بھی ایک خوش قسمت صاحب کا تذکرہ ذیل میں لایا جا رہا ہے

تعارف: میرا نام محمد ہے اور والد کا نام عبدالرزاق ہے اور میرا ایڈریس محلہ طارق آباد گلی نمبر 1 مکان نمبر 149 ہے میرے گھرانے کے تمام افراد کا تعلق الحمد للہ مسلک اہل السنۃ والجماعۃ احناف علماء دیوبند سے ہے اور پورے گھرانے کا ماحول غیر مقلدیت کی لائشوں سے پاک ہے۔

قافلہ باطل کی طرف: میں نے دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے مسلم ہائی سکول محلہ طارق آباد فیصل آباد کلاس نہم میں داخلہ لیا اور گھر والوں کی وجہ سے نماز کا شروع سے عادی تھا اور ٹیوشن پڑھنے جایا کرتا تھا اور غیر مقلدین کی مسجد قریب تھی چونکہ غیر مقلدین کی نماز پہلے ہوتی تھی لہذا میں اس وقت کی نماز ان کی مسجد میں پڑھ لیتا اور میرے ساتھ دوسرے کالج کے لڑکے بھی ہوتے تھے پس جب ہم نماز پڑھنے کے لئے وہاں جاتے تو امام مسجد روزانہ ہمیں الحمد للہ ہونے کی دعوت

دیتا کہ الحمدیث بن جاؤ یہ سلسلہ ایک سال تک چلتا رہا جب میں میٹرک میں داخل ہوا تو اس دوران بھی نماز ان کے پیچھے پڑھا کرتا تھا تو امام مسجد کہتا دیکھو ہم الحمدیث ہیں ہمارا ہر مسئلہ حدیث سے ثابت ہے ایک مرتبہ میں نے جمعہ بھی ان کے امام کے پیچھے پڑھا جمعہ کے بعد اس نے بہت سمجھایا اور مطالعہ کے لئے کچھ کتابیں بھی دیں کہا کہ ان کا مطالعہ کرو اور خود تحقیق کرو۔

اللہ جزائے خیر دے میرے بڑے بھائی کو ان کو جب یہ واقعہ معلوم ہوا تو انہوں نے صرف اتنا کہا کہ جب بھی آپ ان کے پاس جاؤ تو صرف اتنا کہہ دینا کہ میرا ایک بڑا بھائی ہے اور وہ مولانا محمد امین صفدر اکاڑ دئی کا شاگرد ہے (مجھے اس لا جواب اور مسکت جملے کی سمجھ نہ آئی) میٹرک کے بعد حفظ قرآن کا شرف حاصل ہوا حفظ کے بعد غیر مقلدین نے کہا کہ ہم آپ کو منظر آباد تربیت کے لئے لے جائیں گے میں نے کہا بہت اچھا وہاں تربیت کے نام پر اپنے مسلک کی مشق کرواتے اور وہ بھی زبردستی اس زبردستی اور قرآن و حدیث کے نام سے دھوکہ کھا کر میں نے رفع الیدین وغیرہ شروع کر دیا اور وہاں سے واپسی پر انہوں نے بہت سی کتابیں بھی دیں ان میں سے ایک ریاض الجاہدین بھی تھی۔

قافلہ حق کی طرف: منظر آباد سے واپسی پر ہم نے مسلک الحمدیث کی دعوت شروع کر دی اول وہلہ میں ہی ایک حنفی بھائی نے ہمیں روکا کہ دیکھو تم نے ان کی سنی ہے اور اصول ہے کہ ایک طرف کی سن کر فیصلہ نہیں کیا جاتا یہ کتاب ریاض الجاہدین ان کی ہی کتاب ہے اس میں دیکھو یہ حدیث ہے اور اس حدیث کا حوالہ صحیح ابن خزیمہ کا دیا ہے حالانکہ یہ جھوٹ ہے یہ حدیث مسند احمد کی ہے۔

وجہ: ہم نے اس صاحب سے غلط بیانی کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا یہ بھی ایک الحمدیث کے خوبصورت لیبل کی طرح دھوکہ ہے صحیح ابن خزیمہ کا نام اس وجہ سے لکھا کہ اس کے شروع میں لفظ صحیح آتا ہے پھر اس نشانہ ہی کے بعد ہم اس حوالے کی تسلی و تشفی کے لئے ان کے بڑے بڑے مراکز مکتبے اور مدارس میں گئے مگر پھر بھی..... حنفی زندہ باد الحمد للہ یہ کتاب میری ہدایت کا ذریعہ بنی

میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں میرا آڈیو وڈیو ریکارڈ موجود ہے اس حوالے کے علاوہ بھی بہت سارے مسائل کی تحقیق میں ان کے بڑے بڑے مناظرین سے اپنے کانوں سے سنا کہ ہمارے پاس اس مسئلے پر کوئی دلیل ہی نہیں جب کہ غیر مقلدین کی طرف سے احناف پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات کے لئے جب بھی کسی حنفی عالم کے پاس حاضر ہوئے تو الحمد للہ تمام حضرات نے قرآن و حدیث کے دلائل سے مکمل مطمئن اور قائل کیا اس اطمینان کی وجہ سے میں مسلک اہل السنۃ والجماعۃ احناف کے موقف کو حق اور صحیح سمجھ کر حنفی ہو گیا قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ رب العزت مجھے اہل السنۃ والجماعۃ احناف کے مسلک پر تاحیات استقامت عطا فرمائے

(آمین)

## کتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

ہرم کی کتب مناظرہ کی ویڈیو اور کسٹمز دستیاب ہیں

**نہرست کتب** • تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیاء • انوارات صفدر • ارمغان حق  
• چمپے راز • آئینہ غیر مقلدیت • غیر مقلدین کی ڈائری • غیر مقلدین کیلئے لکھنویہ  
• عقائد اہل السنۃ والجماعۃ • مسائل الحمد ریث • بارہ مسائل • خطبہ صدارت • میں حنفی کیسے بنا؟  
• اسلام کے نام پر ہونی پرستی • مناظرہ حیات النبی • الہدیٰ انٹرنیشنل کیا ہے؟ • صراط مستقیم کورس

### نہرست کی ڈیویڈ

### ویڈیو بیانات

مناظرہ	موضوع	مقام
≡	دفعہ بدین	گورنر ہاؤس
≡	طلاق نکاح	نورسہ غیرہ گورنر ہاؤس
≡	عقائد علماء دین	دولت نگر
≡	قراۃ خلف الامام	نشان
≡	دفعہ بدین	بہادر نگر

حمد و نعت ..... مزنگ لاہور  
حمد و نعت ..... اچھرہ لاہور  
شان مصطفیٰ ..... سیالکوٹ  
امام بخاری تمہارے یا ہمارے ..... خانپور

آپ کی ویڈیو ڈائریکٹ منسلک ہو جائے گی اور آپ کو اس کی کاپی بھیج دی جائے گی

Tel: 048-3881487 Cell: 0300-8574601



## کتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

طابک

87 نانوفی لاء روڈ سرگودھا، فون: 048-3881487، پائل: 0300-8574601